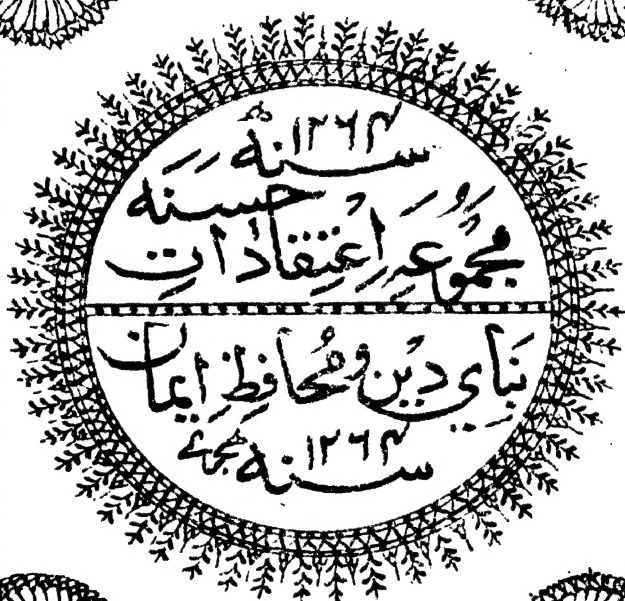


UCC37

وَمَا نَعْلَمُ نَاوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ



مجمع مختصر کتب معتبره
مکتب علی قاری



۲۱۰۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیچی حمد و ثنائے بے انتہائے خدا کے یکتائے بے ہمتا کے اور صلوٰۃ و سلام بے مہتابے نبی ^{نبی} ^{فضل} ^{اللہ}
 سند نشین قاقچین اودانی صاحبین و طہ حضرت محمد مصطفیٰ کے صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہ وآلہ
 الذین سراج الہدیٰ از بے ہمتہم الرجب و طہرم لطیف سیماعلی ابن عمر و صبیہ خلیفۃ بلا فصل
 افضل الاوصیائے تازمیدین خطابت منی بمنزلہ نارون من موسیٰ باب مدینہ اعلم قاسم سفر و طوفان
 شہسوار معرکہ لافقی مولینا و مولیٰ الکونین شہسوار بدر و حنین آمد اللہ الغالب مولائی علی ابن بطاط
 الہادی المرتضیٰ و المعصوم الطاہرہ سیدۃ النساء العالمین فخر و مریم شفیقہ و زجر اسیدتنا و بولیننا فاطمہ
 البتول العذراء و جمیع الایمہ خلفاء الہدای سنینہم سفینۃ النجا صلوات اللہ و سلامہ علیہم اجمعین و اصحب
 المہدین غیر مرتدین علی عقابہم و اموالی الذین اتبعوا الہدیٰ خادم طلباء تراتب ام مولیٰ مولیٰ ستمین
 المتمسک بتقلید المتوسل بالحنین ابن محمد العبد الراجی حسین صابنا ہمتہم کل لشکر غلبوا لوالدیہما و حشر
 جمیعہم فی اتباع الثقلین خدمتین طالبان علم ایمان کے ملمسے ای برادر ایمانی کان رکہ
 شنو اور دسے متوجہ ہوؤ کہ ہر شہر پر سیکھنا اعتقاد و حقیقتیں خفا کا فرض اور لازم ہے سوچو کہ اکثر برادران
 زمان اصول ضروری عقاید سے بے بہرہ اور بے خبر محض ہیں اور سب سکا بادی نظرمین اور نفس الامین
 ہی مہیہ دوم ہوتا ہے کہ بہت لوگ تو با صفا استطاعت و فراغت کے محض شامت نفس سے طرف تحصیل
 تعلم اس علم ضروری کے اصلا متوجہ نہیں اور بہترے فکر معاش سے فارغ نہیں کہ اس طرف متوجہ ہوں

فصل طحا در امامت (۳)

ہو دین اور بیشتر جو پڑھی لکھی ہیں وہ بھی علم دین و ایمان سے بے نصیب بنے بہرہ رہتے ہیں وقت عزیز کو اوروں میں صرف کرنا صرف اس کے بے مصرف جانتے ہیں اور دنیا طلبی میں غرق آک ہیں اور چونکہ بیشتر کتب اور رسائل عربی اور فارسی میں ہیں تو بیچارے عوام بے استعداد لوگ اصول عقائد ضروریہ و فرضیہ سے نا بلکہ محض رہتے ہیں اور بعض بعض دنیا طلب جاہ خواہ عقلی دوست صرف چار حرف صرف و نحو یا منطق و معانی کے پڑھی ہو بکسب ظاہر جو حلیہ علم سے آراستہ ہیں وہ بھی علم دین سے بے خبر آک دنیا اور جاہ و منصب میں بجان و دل حاضر اور ظاہر فضل و تعلق کے لئے علوم دینیہ میں دخل دیتے ہیں اور جو کچھ خبر ہی کہتے ہیں تو بسبب غواشی شیخانی اور شہوات نفسانیکی اظہار مسطورہ کے لئی اصول عقائد میں خط و تحریف اور نسخ و فسخ کو راہ دیتے ہیں حتیٰ کہ احادیث صحیحہ و متواترہ سے یا بسبب دل و نا کے یا بسبب علت نفسانیکی انکار کر جاتے ہیں اور عوام بیچارے دھوکے میں پڑتے ہیں اور علاوہ اسکی چونکہ بعض بعض فرقہ شیعہ کے ایسے ہی ہیں کہ وہ اپنے تئیں شیعوں کہتے ہیں لیکن وہ اصول اور ضروریات عقاید شیعہ اشاعتی سے و حقیقت مخالف ہیں اور ضرورت معجزات و فضایل ائمہ سے منکر ہیں جیسکے زید یہ وغیرہ اور بعض ایسے ہیں کہ زیادہ حد اعتدال سے ایما کو خیال کرنے میں جیسے غلات اور فوسہ وغیرہ اور زام اپنا شیعوں کا کرتے ہیں لیکن حقیقت میں سب مخالف اور دشمن ہیں اشاعتی کے تو بہتر سے عوام کلام مشہور میں بچا کر اشاعتیہ ہی جو اصل اصول اور علم و عقل سے جا بل اور بے بہرہ ہیں جس عالم کو ظاہر بقیع بشیعہ دیکھتے ہیں اسکی کہنے سے عالم جا تکر بڑا عامہ دیکھ کر گمراہی اور گمراہی میں پا در گل رہتے ہیں بجسب ظاہر پڑا لکھا سمجھ کر اسکی قول و فعل کو پتہ کی لکیر جانتے ہیں اور چاہ ہلاکت میں گرتے ہیں۔ واضح ہو نفس الامر میں فرقہ حقہ ناجیہ بیشتر نجات فرقہ امامیہ اشاعتیہ ہی لیکن اسپن بھی یاد رہے کہ ایک گروہ ہے اخبار نام بنام اخباری بقول اہل ہند مثل ایک ٹوند کے مینے کے اوٹھ کھڑے ہوئی ہر اگرچہ دعویٰ زبانی او نکال مطلق سے عمل ایسا و اہلیت پر ہے لیکن نفس الامر میں مثل صد اہل محض بے صل ہی کیونکہ کتاب اور تفقہ وغیرہ مرتب ہیں وہ سب مخالف ہیں ایما اور قرآن کے بلکہ فرقہ ناجیہ اسپن گروہ اصولین کے کہ بمقاد مضمون ہدایت بنیادانی تار کم فیکم الثقلین کتاب ہد و عترتی ما ان تمسکتم بہا من نصلوا بہ

باہر و تمامہ عاملین بموجب ہدایت قرآن کے یہی اور ارشاد حضرت کے یہی جو بموجب ایسا و ثقلین تقلید
 اور پیروی کرتے ہیں عالم اہل فقیہ اہل صاحب دین و ملت بری اندوغل انہی زبان اوحدی کتاب
 کے سوا اس تقلید کو نہ والد کو مقلد کہتے ہیں اور اس فقیہ کو مجتہد اگرچہ گفتگو اور بحث سے کسی کتاب اصول
 میں بہت بسط و تفصیل سے ہی کہ اگر اس جگہ اسے تعرض نہ کیا جاوے تو مقدمہ طول کہنیا ہی پہلی مختصر
 بطریق تفضل شدہ نمونہ از خردار اس جگہ اتنا بس ہے کہ تقلید عالم فقیہ اور جواز رجوع اسکی طرف بموجب و
 آیات قرآنی مثل آیہ وافی بای فلو کان فہم کل فہم منہم طائفۃ لیتفقہوا فی الدین ولینذروا
 قومہم اذ رجوا الیم لعلہم یحذرون اور اخبار و احادیث متواترہ ایسے کہ کتب احادیث ایسے
 بہری پری میں کاشمش نے وسط النہار روشن اور آشکار ہے جو کہ اپنے محل پر تفصیل مذکور ہے حقیر
 بضمون مختصر بیان اس اشارہ پر اکتفا کرتا ہے کہ تمام مدار کار اہل خیابہ کا اور بڑی طہرات فی مثل
 صد اہل عالی الاصل کے اس پر یہ کہ ہم بڑے احتیاط شعائرین کھن اور قیاس کو دخل نہیں دیتے جو خبر ایسے
 پونہی ہے اس پر عمل کرتے ہیں تو عمل ہمارا قول معصوم پر ہے اور بحج و سماعت لفظ ظن و قیاس کو کوئی نہایت
 قیاس حقیقی تنقید دلاتے ہیں اور عوام بے علم اس سے متوحش ہوتے ہیں لیکن کچھ تنویر پر لکھنا ہی آدمی اگر
 کتب فقہیہ حنفیہ کے اور اخبار یون کے اور کتب اصول و فقہ اصولیین کے یہی دیکھے تو ادنی غور و تأمل سے
 واضح ہو جاوے کہ قیاس حقیقی پر قیاس کو قیاس اصول کا محض خیال باطل اور قیاس مختل الاساس قرار
 اول من قاس ہے کیونکہ قیاس اصولیین قیاس منصوص العلتہ ہے یا قیاس بادوئیہ کہ مرجع اور مال اسکا
 طرف نص کے ہی یا نتیجہ المناط کہ علم ساتھ علت کے قرینوں سے یا نتیجہ سے نصوص کے ہم پونہی کہ یہ مقبول
 فریقین ہے بلکہ اخباری یہی آیت میں اور قیاس حقیقی جو ہے تو اصل بنا اسکی اجر اہم الحدیث
 پر ہے انجام کو مال اسکا باستنباط علت مشترکہ ظنیہ ہی سو یا اتفاق علما شیعہ باطل ہے معاذ اللہ
 ہرگز اصولی اس کے قابل نہیں اور شیخ یوسف بحرانی وغیرہ اخباریوں نے خود اعتراف بظنی حکام کیا ہے
 اور جزئیات مسائل میں اولی تمام کتابوں میں اختلاف مسائل لبخلاف فہام اور ظہر کے کاشمش
 فی وسط النہار روشن ہے اور وہ اختلاف صاف ظاہر کرتا ہے انکے اختیار کر نیکو السیظن و قیاس کے

۵ کے جو اصولین کے ان پانچوں کے جس سے یہ زبانی تماشائی ہر کرتے ہیں تماشایہ ہر کہ انکی کتاب میں پھر پڑی ہیں جو چاہے دیکھ لے اصل یہ ہے کہ قیاس ممنوع و مذموم وہ ہے کہ علت حکم اوس میں منصوص ہو اور نہ قطعی ہو کہ اولہ دلالت تنبیہ و نحو اسے نص سے مستفاد ہوا حاصل کہ نفس الامر میں اجتہاد ہر مستطابا حکام عموماً قرآن و حدیث اور ترجیح اولہ متعارضہ شرعیہ نہ قیاس و استحسان جنفی کہ وہ ان کے اجماع کے حکم نص نہیں ہی بلکہ قیاس احد المتساویین بلکہ وہ ان قیاس حدیثین معاد شدہ کی جاتی ہیں اور یہاں حقیقہ میں علت حکم نص ہوتی ہے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا تو اصولین کو کہ مذہب ناجیہ سے باتباع ثقلین میں بلقیۃ تائید قیاس جنفی یاد کرنا چھے مرکبان مہنی عنہا آیہ ولا تبارزوا بالانفاکے داخل ہونا ہے اب عقل فہیم نظر نحو سے دیکھ کہ تمام ظن و قیاس ممنوع و گناہ نہیں بلکہ بعض البیظن میں چنانچہ قرآن میں موجود ہے ان بعض الظن اثم تو صریح ظاہر ہے کہ جو ظن مخالف نص ہو وہ ممنوع ہے اور جسکی کہ علت خود نص ہو یا مرجع و مال جسکا نص ہو وہ اس بعض میں نہیں بلکہ وہ وہ بعض ہے کہ جو شروع ہے یعنی موافق نص کے ہی۔ بہتیرے اخبار میں کہ آپس میں متعارض ہیں اخبار ہی صاحب ارشاد فرما دین کہ دونوں میں کس پر عمل کریں گے اور جو تطبیق ظاہر قرآن اور طرح اور تعلیلات و رجحان اور صحت و غیر صحت وغیرہ کسی بات کام فرما دین گے تو یقین سب جگہ کہاں سے لائینگے بحر ظن کے تو پھر تماشائی دیگر اجتہاد سے محض فضیلت پسلائی ہی چنانچہ انکھمین کہول کر دیکھیں کہ محدث کا شافی بڑی بصیرت و انکی درباب ماہ رمضان مسئلہ محل اشکال بلکہ کہ سطح دست و پاگم کر گئے اور آخر کو ٹوٹتے ٹوٹتے ظن وضع خبر پکارا دہی و قس علیٰ ہذا حدیثین متعارضہ میں کہ وہ ان توفیق اور تاویل یا طرح یا تحقیق کے لئے عالم اکمل مصرعہ مد ضرور ہے جو کہ خیالاً بصیر فرماتے ہیں تو پھر وہ اجتہاد نہیں تو کیا چیز ہے خاتیلہ و کعبہ حضرت مجتہد العصر امام برکات نے اپنی بعضی تصانیف میں بہت بسط و تفصیل سے اس مقام پر لکھا ہے الختصر ظاہر ہے کہ بعد زمان غیبت امام کے اربس ہویدا ہے کہ بوا فیو الخالفین اور موافقین میں شبہات تازہ نمایاں ہوتے ہی میں اور پونے میں اگر صرف نصوص ثورہ پر پھر و تفسیر ہو تو دفع شبہات معتزضین و متعین مسدود ہو جاتا اور بیشک نصرت دین مبین سر قوف ہو جاوے اور سنتے دین میں پیدا ہووے بسا اوقات اصحاب ائمہ سے جو مناظرات مخالفین سے پیش آئیں اور

اصحابِ ائمہ نے باستنباط اور دلائلِ واضحہ اصولِ مستنبطہ خصوصاً باذکارِ ائمہؑ جواب دہین اور قایل کیا
ہی تو ائمہ کس قدر راضی اور سرور ہو گئے اور ان کو تحسین و آفرین فرمائی ہی اخبارِ یصاحب گزشتہ ہشام
وغیرہ کتبِ اخبار میں ملاحظہ فرما دیں چونکہ وہ موسوم باخباری اور مدعی عمل ہیں اخبار کے تو ایسی خبر دے
کیوں بیخبر ہیں اخبارِ یصاحب اس خبر کو نہیں ملاحظہ فرماتے کہ حضرت امام علی نقیؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ
اگر علماء دین بعدِ غیبت امامِ حجتہ اہلِ قیام آلِ محمد کے نہ موجود ہوتے جو کہ دعوت کرتے ہیں اور دلالت کرتے ہیں
لوگوں کو طرفِ امام کے یا طرفِ خدا کے اور دے کرتے ہیں شہادت کو اوسکے دین سے سہتہ حجتِ خدا کی او
نجات دیتے ہیں ضعیف بندگانِ خدا کو شیطان اور اوسکی سرکش اتباع کے جانوں سے اور نواصب کے جانوں سے
تو ہر ائمہ کو ہی باقی نہیں رہتا مگر یہ کہ دینِ خدا سے گزشتہ ہو جاتا لیکن ملکہ ضعیف شیعہ کے دلوں کی باکین
ستحکم کر لے ہیں کہ حق سے روگردان ہو وین جیسے صاب کشتی کا سنگان کشتی کی حفاظت کرتا ہی اور یہ عالم
خدا تعالیٰ کے نزدیک افضل میں سب انتہی ترجمہ مار دنا ہ علاوہ اسکی اخباری ایک ذرا گریبان
میں سو نہ تو دالین کے شیخ محدث شیخ یوسف بحرانی سرگردہ انکے خود اپنے اخباریوں کے صفات
جلیل میں جو کہتے ہیں اوسے کیا حال ظاہر ہوتا ہے یعنی لکھتا ہی کہ بعض اخباری فرماتے ہیں کہ قرآن
بغیر تفسیرِ ائمہ کے ہرگز کیسے فہم میں نہیں آتا حتیٰ کہ مثلِ قل ہو اللہ احد اور بعض کہتے ہیں کہ سب فہم
آتا ہے بیان تک کہ مشکلات و مبہمات ہی تو کو یاد حوی مشارت کا ائمہ سے ہوا العیاذ باللہ حقیر
ایک مختصر تقریر لکھتا ہی مجھی اخبارِ یصاحب عارف کریم اور غیظ و غضب کو کام نغما دین اول تو آیت
اذا تاتنا زعم فی شئی فردوا الی اللہ والرسول الایہ قرآن میں ملاحظہ فرما وین یعنی
حق تعالیٰ فرماتا ہی جسوقت کہ جگہ اگر دتم چ کسی شے کے تو رد کر دتم اوسے طرفِ خدا اور رسول یعنی
قرآن اور حدیث رسول کے دوسرے مہربانی کر کے نظر بردار ما اور پاسِ حوی حل اخبارِ احادیث ائمہؑ
ملاحظہ فرما وین کہ آغا امام جعفر صادقؑ سے جو ابنِ یعفور رضی عنہ سوال کیا تو اپنے کیا جواب دے دے ہی
ما ہی ارشاد ہی کہ جب کوئی حدیث سنو تو اوسے رد کرو طرفِ کتاب خدا کے تا آخر حدیث اور بلکہ
اس مضمون کے اخبار کثیرہ ہیں کہ ذکر ان سب اس جگہ باعثِ تطویل ہی پیر آپ نور کریم اخبارِ یصاحب

۷ اگر قرآن بے تفسیر ہو گیا کیسے سمجھیں ہمیں آتا تو پہلے ارشاد خدا و رسول یعنی حکم رد و عرض بطرف قرآن یعنی چہ اور اگر تمام سمجھ سکتے ہیں تو معافی معطفا اور تشابہات اور محلات بے ارشاد کئی ہو رسول و امام کے ارشاد فرماوین لیکن اخبار جو کہ منع تفسیر میں انہیں مفسرین کے لئے ہیں خاطر مبارک سے محفوظ فرماوین ہمیں تو پہلے تارک اخبار بلکہ تارک تعلیق اور خارق اجماع ہو گئی توجہ بات ہو کہ اخبار غور نہیں کرتے کہ کلام بعضی عظام اور علماء کمال کے جو لوگ ادنیٰ کم رتبہ میں ہوتے ہیں سارے سمجھ نہیں سکتے چنانچہ اکثر حاشی اور شروح سے بہت سی متنون کے ظاہر اور پہر ہی تعلیم برخص کا اپنے اعلیٰ علم سے ہویدا تو معارض کلام اخبار ایہ کا یہ رتبہ کہ چار کتاب میں صرف و نحو وغیرہ یا زیادہ پڑھ کے عالم اور عامل اخبار بننا سکتے ہیں اور رجوع عالم اکمل کی طرف احتیاج نہوان ہذا الشی عجاب اور بعض اخبار ہیں جو چاروں طرف سے ہوئے ہیں پست و پاچہ ہوئے ہیں تو ایک رتبہ ہی کا ظاہر کرنے لگے ہیں اور تماشا یہ ہے کہ انجام کو خود انکی کتب تفسیر میں بہت سے مسائل اصول پاتے ہیں چنانچہ مفتاح اور حدائق اور درجہ دیکھنے سے واضح ہے غرض دعویٰ انکا نفس الامری میں صرف اخبار پر محض سخن آرائی اور پردہ نشین ہے انکی تحقیق یہی ہے فہم تحقیق و تدقیق کو کام فرماتے ہیں اور حوام انکی طرف رجوع کرتے ہیں اگرچہ نفاذ و تطبیق سے بے نفاذیت و تعصب کے تنقید پر ہنر ہے مگر بجا مقلد یہ مستبصر اور بجا مجتہد بصیرت پر کرتے ہیں تو درحقیقت وہ انکا عمل اخبار پر بالکل تقلید و رجوع بطرف عالم علم محض اصل حرف زبان فی و نفاذی ہے بلکہ سراسر بخبر ہی اخبار ایہ اظہار سے کیونکہ اپنے بصیر کی طرف یہ بھی رجوع کرتے ہیں اور تماشا تعصب و نفیت یہ ہے کہ اس بے اصلی پر امام اصول سے جھکرتے ہیں حتیٰ کہ بعضی احوال شیطانی سے علماء مامدار ناب منایب قائم ایہ اظہار کو بدکلامی سے یاد کرتے ہیں چنانچہ تحریرات صاحب دین کو جو شخص دیکھے تو ہوا ہوتا ہے کہ خود فاضل بحرانی تک جو کہ انکے اہل نملہ سے ہیں انکی ملامت میں زبان کشادہ میں بالکل اتنا خیال کرنا چاہئے کہ بعد غیبت امام کے جو وقت اور مشکلیں لیں اختلاف روایات اور مخالفت فہم ادب آبرو ایک خاص و عام کے پیش آئین اور آتی ہیں تو عقلاً اور نقلاً انکے لئے واضح ہے کہ مکمل علم اور امتحان نظر اور استنباط مسائل حکام قرآن و حدیث ضرور ہے اور یہ بات برکس ذاکر

لئی نہیں بلکہ ہر ایک کو متذکر ہے تو یہ بات مخصوص ایسے عالم سے ہے جو کہ ہم دورِ اک صبح اور دوسرے
 اور مستقیم رکھتا ہوں اور ریاضت علمی لکھی ہو اور نکات اور دقائق حدیث و تفاسیر کو سمجھے اور
 ہر علم پر جو جو کہ اسکی لئے ضرور ہے دخل اور اطلاع اور قوت رکھتا ہو اور مواضع و دلائل نقطہ
 و معنویہ کو جانتا ہو اور حالات رجال اور صحیح و سقیم حدیث اور وجوہ اشتباہات اور غلط اور زندقہ
 مخالف و موافق استعمال مطلق و مقید اور عام و خاص اور محکم و متشابہ اور ماسخ و منسوخ اور تنویر
 روایات پر بصیرت نام رکھتا ہو اور اہتمام کہی معرفت احکام میں اور مواد تعصب و ضد و کد کو پہل
 اور چاہ و ریاست منترہ ہو اور خالصتہ تدسائل میں تامل کرے اور علاوہ ان سب باتوں
 کے قوت قدسیہ کہ عبارت طبع و فاد اور ذہن نقاد سے ہی حاصل ہو اور جو کچھ مفہوم ہو پھر روئے
 رعایت خالصتہ لوجہ تہد با اتباع سید المرسلین اور مولامی ہو نہیں اور ائمہ ظاہرین کے اوپر عمل اور
 حکم کرے پس ایسا شخص مجتہد ہی اور چونکہ یہ رتبہ ہر شخص کو میسر نہیں تو چاہئے کہ تقلید لیا جائے
 ایسے شخص کو جو ان صفات سے متصف ہو کہ اور یہ بات ہر کس کے کسی جو فہم چار بوجہ کتابوں
 کے ساتھ لئی پھر اور دعویٰ کرنے لگے اسکا کہ میری تقلید کرو نہیں حاصل ہو سکتی جب تک کہ فضلا
 دیار و امصار اور متدین علماء اختیار اہل اعتبار اسکا اقرار نہ کریں اور جب تک کہ اپنی علم زمان اور
 فضلاء عصر پر فائق ہو ورنہ از ناک ہنیاں نہ ہو بلکہ اگر کوئی شخص مرتبہ علم و کمال سے بہرہ بھی
 رکھتا ہو لیکن فسق ظاہر شعار رکھتا ہو یعنی حلف دروغ اور کذب فی فروغ وغیرہ کا خود قریب ہوتا ہو
 ہو یا ریاکاری یا معین فساق و فجار ہو یا صاحب ضد و کد اور حبس و حسد اور متعصب اور مرنارح نظام
 دنیا دہی بالکل مرکب صفات قبیحہ و ممنوعہ کا ہو تو با وصف کمال علمی کے ہی اسکی قول پر اعتماد نہیں
 چاہیے چنانچہ حضرت امام حسن عسکریؑ امام یازدہم سے حدیث طویل منقول ہے لخص اسکا یہ ہے فرمایا کہ خوا
 امت ہمارے جوت جاننے علماء و فقہا سے کہ فسق کرتے ہیں اور ضد اور تعصب پدید رکھتے ہیں اور چھوٹے
 چھوٹے مکیے با توئیر دنیا کے اور حرام با توئیر دنیا کے نزاع و جدال اور جھگڑا کرتے ہیں اور اغراض و اکرام
 سکر نے ہیں اپنی اون دوستوں کی لئے جو ذلیل و خوار قابل ذلت و خواری کے ہیں اور ذلت و آہستہ

جو کچھ کہی ہے اسکی تائید

چاہتے ہیں اور جسے جو اذکور ہر کہنتی میں اگرچہ قابل اعزاز و اکرام ہو وہین تو تقلید ایسی علمائی کرنی مانند طایفہ
 یہود کے ہونا پس کہ پروردگار عالم نے مذمت کی ہی ایسوں کی تقلید سے اور جب فقہا اپنے نفس کے صیانت کرتے
 ہیں ضد اور ہوا اور طرح سے دنیا کی اور حفاظت کرتے ہیں دین خدا کی اور مخفی لفت کرتے ہیں ہوا نفس سے
 اور تابعدار ہی کرتے ہیں حکم کی اپنے سولی کے تو عوام کو چاہیے کہ ان کی تقلید کریں اور یہ بات نہیں ہوتی
 سب علمائے شیعہ میں بلکہ بعض میں کما صرح بہ مجتہد نامہ دام برکاتہ ایضاً فی بعض تصنیفاتہ و قس علی ہذا احادیث
 موسیٰ بن بکر اور ابی بصیر اور زرارہ اور ابی ایوب وغیرہم کہ حسب بصر الدرجات اور حسب کافی و تہذیب
 حضرت امام محمد باقر و حضرت امام جعفر الصادق سے لکھتی ہیں اور مراسلات آغا امام حسن عسکری متواتر میں واسطی
 اور ان کی کہ صاف ہدایت کرتے ہیں واسطی جواز حکم استنباط کے عموم سے کما صرح بہ مولینا غفران آب فی
 اساس الاصول تقدمت بغفرانہ و حشر محمد جدہ الرسول المقبول بالجملة تقلید علماء موصوفہ مفسرہ صدر حدیث
 مسطورہ عوام امت کو لازم اور واجب ہے بموجب قرآن و اخبار امیہ کے آب عقل فہم پر بخوبی واضح ہوگا
 کہ اخبار یصاحب سراج مطابق مثل مذکورہ ہندی کی مثل ایک لونہ کے پینے کے ہیں یا نہیں تعلیم ہمارے عصر کے
 بعض بعض طلبہ و کرم بغایت مدعیان اصول مظہران ظاہری تقلید ہی دس پانچ کتابیں صرف و نحو منطق و
 معانی اور دو چار بحثیں فقہ و اصول کی پڑھی ہوئی ہو غلامان نقلی و جاہ اس قسم کے دنیا طلب ہیں کہ چونکہ تقلید
 مجتہد کو اکثر عوام کا لانعام ہے علم جو کہ بذات خود کچھ پہلا برا نہیں جانتے اور نہ اخبار و اصول سے خبر کہتی ہیں
 لیکن البتہ بزرگوں سے تقلید مجتہد بہتر سنتے آتی ہیں سو اس جہت کر مشیک مستحسن جانتے ہیں تو یہ دنیا طلب کہ انہیں نام
 مجتہد العصر دام برکاتہ اکثر عامیوں کو دھوکا دیکر بداد ہی اوصاف ابن خباب و ابو الخطاب اپنی ہوا نفس کے موافق
 کہ انہی کو کام فرماتے ہیں اور باخو و اضلال بیچارے بنا و اتقون کو چاہہ ضلالت و ہلاکت میں ڈالتے ہیں اور
 اظہار علم اور دعویٰ مدلل اور دما زید و تقویٰ صرف واسطی تحصیل زرا اور حصول عزت و جاہ کے ہیں کہ ان کا کام
 غور سے دیکھو تو خفیہ العیاذ باللہ وہ حال ہے کہ کسی مومن متدین کو خدا نصیب کرے باطن میں امور محظورہ
 و منہیہ کے مرتکب اور ملوث اور ظاہر میں دغا و نصیحت اور ہر کلام پرے قال اللہ و قال الرسول لیکن مال کو بہرے
 بات کا برائی انجام ہی آخر کو اصل حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے نفس الامر میں یہ شعر کسی دستا دگا کو یا نہیں

حضرات حبیبونکے حق میں ہوا ہی واعظان کین جلوہ بر محراب و منبر سے کشند چون بجلوت می روند آن کا
 دیکھی کنند اور شیخ اجل عالم اکمل شیخ تہائی علیہ الرحمہ اپنے سوانح حج میں ایسی ہی پہلے ماسنون کی حق میں
 فرماتے ہیں نفس الامر میں یہ ایسی ہی خوالان جاہ کے لئے زیبا ہیں اور مطابق دوائی **ابیات**
 نان حلوا صیت امی شوریدہ سحر ستی خود را شمعون بہر زہر دعویٰ ہزار برای عز و جاہ لاف تقویٰ پئی تعظیم شاہ
 تو نہ پنداری کر زین لادروغ ہرگز افتد نان تلمست بدوغ خورہ میانند در عالم بسے واقفند از کار و بار ہر کسے
 زیر کا نند از یسار و زمین از پئے رد و قبول اندکین باہر خود بینی و کبر و منی لاف تقویٰ دلت میزنی
 بسیر کا ر تو مدلیل و ہنار سعی در تحصیل جاہ و اعتبار دین فروشی از پئے نان حرام مکر و حیلہ ہر تسخیر عوام
 خوردن مال شہان از رزق شید گاہ خست عمر و گاہ خست پید از بر و طعنہ زنی بر ما میرد و زرد دست تنگ می آرد پید
 دین عدالت با وجود اجنات ہست دایم بر قرار و بر تبات بر سرش داخل نکر دلاویس این لٹ ہست کوہ بویس
 می نیاید اختلال از پیچ چیر چون وضو حکم بی بی بہر بود و شہر کے بیوہ زسنے کہند زک جلد ساز پرفتنے
 نام او بی بی تمیز خالد در مارش بوختیشما باد وضو مہج حقن سگیزد نامراد انرا بسویاد مراد
 کم شدی عالی دقت از قلم برادر ہر کسی میزد قم رچلہا مرفوۃ لفا علین باہیا مفتوحۃ لد اعلین
 ہر کہ رفتی پیش او بہر دعا او کجا دست برید یا در ہمساری او باش و رنود دایما طاحونہ اش در گرد بود
 از تہ ہر کس کہ میبختے باز میشد فی الحال مشغول تھا گفت با اورند کے کانٹیکر جیرتے دارم ازین کا رتوں
 زین جابت با پی کے کہت ہیچ ناید در وضو تویت نیت او اب این حکم وضو یک رہ از رو کرم با من کجو
 این وضو از تنگ رہ قائم ترا این وضو بود سد سکند اسلٹی ہیچ میزدنے نظر بر فایدہ تمام اور ہدایت خاص
 بامید اتراف حسنہ اور اکیا دین ایمہ طاہرہ علیہم السلام موجب تضرعات مصنفات جناب افضل اصل شیخ اکمل ابو جعفر
 علیہ الرحمہ اور جناب اخوند صاحب تغذیہ ہائے بغیرانہ اور جناب ابوالفتح الحینی رحمہ اللہ وغیرہم اور اور
 کتب احادیث وغیرہ کے موافق اکثر اور احادیث مرویہ خاص علیا امیہ اثنا عشریہ رضوان اللہ کے
 جو کہ عربی اور فارسی میں ہیں متاثرات ساتھ توضیحات و تصریحات اور فوائد و تنبیہات ضروریہ کے زبان
 اردو میں عام فہم لکھے کہ تہوڑے حرف شناس اور کم علم شہری اور بیرون جاتی گاؤں گوی کے بھی فایدہ اوٹھادین اور

۱۱
 بمقصود حاصل کر سکیں اور تلبیس و تلبیس میں کیسے تمام معجزہ بالاسے جادو مستقیم سے قدم باہر نہ رکھیں اور
 وادی ہلاکت سے محفوظ رہیں امید ہی قاری و سامع سے کہ نوحی ارشاد ہدایت بنیاد و وحی رسول حضرت دو الخلال
 لا تنظر الی من قال وانظر الی ما قال بموش ہوش سنیں اور چشم دل دیکھیں اور صورت
 سہو و خطا کہ لازمہ ہنسی ہے اس خطا کا کہ وہ بے جا چیز یا دفرامین اور نام اس سالہ کا بنا یعنی مجبور و مقہور
 جبین تاریخ ہی حاصل ہو مقرر ہوا یعنی ۱۲ ہجری اور ایک نام تاریخ ہی ہم با سہمی یہی ہی یعنی بنا دین و محافظان
 ابن شریعہ کر تا ہوں اصل مقصود کہ وہ ولی التوفیق و حبیبی و نعم الوکیل نعم المولیٰ و نعم النصیر

بہار

باب پہلے بیان اعتقادات مذہب حقہ اشاعہ شیعہ کے توحید میں شیخ ابو جعفر وغیرہ علماء ہمارے
 رضوان تہ فرماتے ہیں کہ اعتقاد ہمارا در باب توحید یہ ہے کہ ذات واجب الوجود یعنی اللہ پاک پروردگار
 وہ ہے کہ اپنے وجود میں محتاج طرف غیر کے نہیں رکھتا ازلی یعنی ہمیشہ سے ہی اور ابدی یعنی ہمیشہ
 رہیگا نہ اسکی ابتدا ہی نہ انتہا نہ اسکی سادہ شریک کہی نہ تھا نہ ہی نہ ہوگا سب کو اسنے پیدا کیا وہ کیت دینی
 ہی ذات اور صفات میں وہ اکبلا اور ایک ہی نہ مثل عدد کے معاذ اللہ جسکے بعد دو تین وغیرہ ہوں بلکہ وہ یکہ
 و تنہا لاثانی و لا شریک بے مثل و بے مانند بے نظیر بے سبب بے ضد بے عدیل ہے کیا ذات میں کیا صفات میں
 یعنی جیسے ذات میں محتاج کسی صانع کا نہیں اور مرکب نہیں اجزا ظاہری سے نہ باطنی سے نہ خارجی سے نہ عقلی
 نہ ذہنی وغیرہ کسی طرح سے نہ منقسم ہو بلکہ خود بالذات قائم اور موجود ہے ایسی ہی صفات میں ہی بے مثل و
 بے عدیل ہی کوئی شریک نہیں رکھتا شیخ عدم احتیاج کے ساتھ دوسرے نیز کے یعنی سچ صفات کہ ان کے ہی مثل ذات
 کوئی سوچ و مثل اسکی نہیں یعنی سوا اسکے جتنی مخلوق ہے وہ صفات میں محتاج ہی دوسری چیز کی بلکہ صفات حضرت
 باری تعالیٰ ذات ہی وہ بغیر جس کر نیکی ساتھ کسی چیز کے سنا ہی اور دیکھتا ہی یعنی وہ سنا ہی اور دیکھتا ہی بغیر
 اسکی کہ معاذ اللہ سوراخ ہوں کانون کے یا کان یا رانہ وغیرہ کوئی چیز جیسے کہ مخلوقات میں ہوتے
 ہیں تو وہ محتاج ہیں اونکی اور پروردگار مسیاقا رہے بے مثل و بے ہمتا کہ بغیر انکے کان کے سب چیز اسنے ظاہر
 ہویدا ہے اور مانع ہے اور خالق ہے سب مخلوقات کا بغیر اسکے کہ اسکی باتہ پاؤں یا کوئی عضو جو غلط
 سینوں مثل جنبلین اور صوفیہ وغیرہ کے اور وہ حکیم ہے یعنی جو کام اسکا ہے نہ شر اور نہ کیکہ ہی اور نہ

اور یہی اور کسی قیج امر کا کہی ترک بنیں اور نہ راضی بر خلاف سینوں کے کہ وہ خیر اور شر اور فبا چ پوری
 با تو کا ترک ہی معاذتہ اوسکی جانتے میں اور وہ علیم ہے یعنی دانا ہی ذرہ ذرہ جزو کل سب چیز کا جو
 پیدا ہوئی ہے اور ہرگی یعنی سو جو وغیرہ جو سب کو ذرہ ذرہ جانتا ہی جیسا چاہیے برخلاف حکماء کے کہ معاذتہ
 خدا کو عالم جنسیات کا نہیں جانتے یا در ہے کہ وہ عالم ہی مثل مخلوق کے نہیں کہ فکر اور غور اور تامل اور دل
 وغیرہ سے علم حاصل کرے یا کہی وہ علم معاذتہ ذلیل ہو یا کہی علم کسی شی کا اول بہو پہر بعد ہو بلکہ
 وہ عالم بالذات ہے بے زیا و قی اور نقصان اور جہل کے ہمیشہ اور زندہ ہے یعنی ہمیشہ صحیح و سالم قائم ہے
 علم اوسکا اور قدرت ذاتی اوسکی جسکو کہی فنا اور موت اور ہلاکت نہیں اور ہمیشہ ساتھ ہمیر و صلاح و
 کے کام کرتا ہے وسطی مخلوقات کے یعنی بے اختیار چانچک اوسکے کام نہیں اور قائم اور مستقل ہے اور غالب ہے
 چیز پر اور پاک ہے سب نقصان کی صفتوں سے اور توانا سب چیز پر ہے اور جسی چاہے موجود کر دے جی سے
 چاہے نابود کر دے اور یا در ہے کہ قدر ہی اوسکی ذاتی ہے صفتہ زائدہ علیہ اس کے ذات سے نہیں بلکہ اس کے
 عین ذات ہی محمد بن عبدہ سے روایت ہے عیون اخبار الرضا میں وہ کہتے ہیں میں نے پوچھا خاتم النبیین سے کیا امام
 خلق کیا خدا نے تمام خلقت کو ساتھ قدرت کے یا بغیر قدرت کے حضرت نے جو جواب میں فرمایا حاصل اوسکا
 بتوضیح و بسط یہ ہے کہ نہیں جائز یہ بات کہنا کہ خلق کیا خدا نے ساتھ قدرت کے کیونکہ حیوت تو نے پیدا
 کہی تو گو یا گردانا تو نے قدرت کو ایک شی غیر اوسکے اور قدرت کو ایک آلہ وسطی اوسکے گردانا کہ بلیب ان کے
 خلق کیا خدا نے خلقت کو تو یہ شے کہ ہی یعنی قدرت کو قدرت زائدہ سمجھنا ذات پر اور جو کہا تو نے کہ خلق
 کیا خدا نے خلقت کو بغیر قدرت کے تو پس تحقیق تو وصف کرتا ہے خدا کو کہ گردانا خلقت کو ساتھ قدرت زائدہ
 کے یعنی باقتدار اختیار ذاتی کے بغیر اختیار و قدرت کے یعنی پروردگار عالم قادر ہے بالذات نہ بقدرت زائدہ
 کہ خدا نے عاجز اور ضعیف بنیں حیوت کہ نفی کی سمجھنے اور سے قدرت زائدہ کی تو بیشک ثابت کیا ہے اقتدار کو
 جو عین ذات ہے اوسکی تو خدا نے کسی شی کا معاذتہ کی طرح طرف غیر کے محتاج نہیں اور بغیر قدرت کے
 یہی مراد ہے کہ بغیر قدرت زائدہ کے پیدا کیا یعنی بقدرت ذاتی نہ بے اختیار و چانچک بلکہ باقتدار اختیار ذاتی
ف اس جگہ سے غور کرنا چاہیے کہ امام کو منج اثبات قدرت میں جو غیر ذات خدا ہو کس قدر اہتمام ہو کہ فرمایا

۱۳ فرمایا مشترک ہی کہنے والا حالانکہ آلہ ہونا قدت کا مظنون تھا اس قول قابل سے تو جو قول کہ
تثبت یقین ہو یا معاذتہ پروردگار جس سے محتاج جانا جادوی کسی چیز کا تو بیشک شرک و کفر ہی قائم
اور پروردگار عالم نے نیاز ہی اپنی صفت کمال میں ہے اور کسی بات میں اپنے غیر کا نیاز مند نہیں
سب اسکی نیاز مند ہیں اور وہ وصف نہیں کیا جاتا سائنہ کسی شے اشیائی مفصلہ وغیرہ مثلاً
سائنہ جو ہر کے یعنی جو ہر ہی نہیں کیونکہ جو ہر ایک ممکن شے موجود ہی کہ محتاج ہے اپنے وجود میں محل کا یا حال
کا اسلی کہ توفیق جو ہر کی جو کتب حکمیہ میں مقرر اور میں ہے، وہ صادق ہے اس بابت پر کہ راہ بود جو
اوسکا اور اس کے اور ذات واجب الوجود کی لئے سوا وجود کے کوئی بابت نہیں تو جو ہر اگر محل ہے
تو سیو کی کہلاتا ہے اور جو حال ہی تو صورت اور ہر ایک ان دونوں کا محتاج ہی دوسرے کا و تعالیٰ شانہ عن الیک
اور جسم ہی نہیں کیونکہ جسم وہ چیز ہے کہ منقسم ہو طول و عرض و عمق میں اور صورت ہی نہیں کیونکہ وہ پا
جانی ہی کسی جسم میں اور وہ عرض ہی نہیں کیونکہ عرض وہ ممکن ہی کہ محتاج ہو اپنے وجود میں کسی
جو ہر کا اور سطح ہی نہیں کیونکہ سطح وہ ہے جو طرف ہو جسم کا اور منقسم ہو طول و عرض میں اور خطا ہی
نہیں کیونکہ خط وہ ممکن ہی کہ طرف واقع ہو سطح کے اور منقسم ہو طول میں اور نقطہ ہی نہیں کیونکہ نقطہ
طرف یعنی منہا ہی خط کا اور بغیر خط کے پایا جاتا اور اوس میں نقل اور خفہ ہی نہیں یعنی اوس میں بہار
پن اور ہلکا پن ہی نہیں کہ وہ صفۃ ہی جسم کی سو وہ بہار یا ہلکی چیز ہی نہیں کہ اسے بہاری یا ہلکا کیا جاوے
اور وہ ایسا ہی نہیں کہ اب ہو جایا گیا وہ ہو گیا ہی کسی ایک زمانہ کی شروع سے بلکہ اسکی لئے بیشکی ہی بیشکی
کی اور اوسکو حرکت اور سکون ہی نہیں کہی جاسکتی یعنی معاذتہ یہ کہ ایک وقت ایک مکان میں ٹھہرا
ہوا اور دوسرے وقت دوسرے مکان میں غرض اوقات متعددہ میں متعدد مکانوں میں ٹھہرایا اوقات متعددہ میں
میں ٹھہرا سو یہ بات ہی اسکی لئے نہیں اور کوئی محل و مکان ہی اس کے لئے نہیں یعنی کوئی جگہ کہ اسے
گیسے بلکہ ذات اسکی ایسی چون بے چارہ کہ عقل! دراک سے باہر کوئی جگہ کوئی محل و مکان نہیں اس کے لئے اور
نسب کہیں سب تو موجود ہی جل جلالہ و جل شانہ عن الادراک **ف** حضرت امام رضا سے ابراہیم بن محمد بن
نے سوال کیا کہ یا حضرت تم کیا فرماتے ہو اس حدیث میں جو روایت کرتے ہیں کہ نبی خدا نے فرمایا ہی کہ

نازل ہوتا ہی ہر رات طرف آسمان دنیا کے حضرت نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ لعنت کرے اذکو جو پہرے میں
 کھڑو کو طرف غیر محل اونکے کے یعنی تغیر و تبدیل دینے میں حدیثوں کو اسی ابراہیم قسم ہی خدا کی سطح میں
 فرمایا پیغمبر خدا نے بلکہ یوں فرمایا ہی کہ پروردگار نازل کرتا ہی ایک فرشتہ طرف آسمان دنیا کی کچھل تیسیر
 حصہ میں رات کے ہر رات کو اور شرب جمعہ کو اول شب سے اور اسی حکم فرماتا ہی کہ بکار ڈر آیا کوئی توبہ کرے
 ہی تو میں توبہ قبول کروں آیا کوئی مغفرت چاہئے والا ہی کہ میں مغفرت کروں دن آئی طالب خیر کے نودر خوا
 کر اور طالب شر کے تو کئی کر غرض وہ فرشتہ پکارے جاتا ہی یہاں تک کہ فجر طلوع کرے اور فجر طلوع کرتی ہی
 تو وہ فرشتہ اپنی جگہ پر پہر جاتا ہی فقط اور علاوہ اسکی بعضی حدیثیں یا آیتیں میں جنہیں قیام یا نزول اور آنا
 پروردگار جل جلالہ کا لفظی ترجمہ سے ظاہر ہے وہاں تاویل اور حدیث منض یا منض ایہ وغیرہ ہوتا ہی چنانچہ
 بعض آیات جنہیں تاویل ضرور ہے قریب ظاہر ہوتی ہیں اور اوسکے لئے کوئی زمانہ نہیں یعنی وہ محتاج زمانہ
 کا نہیں کہ مدار ہی حرکت فلک کا اور کوئی خاص وقت اوسکے وجود کا نہیں یعنی اوسکی لئے برس اور مہینہ اور
 دن وجود کا نہیں بلکہ ہمیشہ موجود ہی المختصر کہ وہ نہ تو ہر پاک ہی تمام ناقص صفات مخلوق سے اور ہر ہی
 حد البطل سے یعنی کہی ہو جو نہ ہو سے جیسے سو فطرت کہتے ہیں اور ہر ہی حد شب سے یعنی مشابہت سے
 سے ساتھ کسی جسم کے کسی شخص کے جیسے کہ سنے حبیلہ اور صوفیہ منصوص اللعن وغیرہ کہتے ہیں کہ معاذ اللہ کہ
 مشابہ ہی اور یہی وہ لوگ کہتے ہیں کہ آدم خدا کا معاذ اللہ ہمشکل ہے غرض کسی چیز سے اوسکی مشابہت
 ہو سکتی اور نہ چاہئے مشابہت دینی اور وہ ذات پاک ایسا موجود ہی کہ مثل اور کسی موجود امین سے
 نہیں بلکہ وہ ایسا کہ دیگا نہ ہی ذات میں اور صفات میں اور مرجع و مآب تمامی عالم و عالمیان سا مخلوق
 کا اذکی حاجتوں میں ہی کہ سوا اوسکی اور کوئی نہیں اور یہیں اوسکا کوئی بیٹا یا بیٹی یا جو ریو یا با
 کہ اوسے میراث لیو نہ اوسکا کوئی شریک یا مساوی یا ہمسرہ مانند کسی مرتبہ میں یا کسی بات میں اور
 نہ کوئی مشابہ اذکے ذات و صفات میں نہ وہ کسی میں حلول کرے نہ سماوہ اوسے کیجو اتحاد جیسے
 صوفیہ اور غلات منصوص اللعن کہتے ہیں اور نہ اوسکے قوم اور نہ قبیلہ نہ کوئی غرض وہ سب باتوں میں
 لا شریک ہے جو کہی کہ معاذ اللہ خدا مشابہ ہو کسے جسم سے یا اوسکے صفات ذاتی مختصہ میں کیجو شریک

یا شاہ گردانے وہ کافر ہے اور اسے کوئی آنکھ سے دیکھ نہ سکتا وہ ہرگز دیکھنے میں نہیں آتا
اور نہ دیکھ سکتے اور نہ جان سکتے اور نہ جان سکے اسے عقل و ہم و قیاس اور وہ سب کچھ
جاننا ہی اور کر سکتا ہی اور وہ ہم و قیاس اور عقل میں نہیں آسکتا ہی جیسا کہ حجاب میں ہی ایسا ہی عقل اور
قیاس و خیال و گمان سے بھی حجاب میں ہی بس یقین اور سکی وجود کا صدق و لسی ہی جاننا اور شاہد
اوسکا ہی **توضیح** یا درجہ کے اطلاق سے کا یہی اسکے اوپر نہیں ہے مثل اطلاق اور شیا کے
اور وہ نہیں پہچانتا جاتا ساتھ کسی کیفیت یا حقیقت اور چون و چگونگی کے آغاز و انجام سے ایک شخص
سوال کیا کہ یا حضرت کونسی شے ایسی نہیں کہ کسی ایک حواس سے نہ محسوس ہو اپنے فرمایا افسوس ہے
تجسیر حکم عاجز ہو حواس ہمارے اسکے ادب سے تو یقین کیا ہے کہ وہ پروردگار ہمارا ہے اور وہ شئی ہے
برخلاف شیا کے اور وہ نہایت مہربان اور لطف فرما ہی اور خیر یعنی سب خیر کہتا ہو بغیر کسی خیر پہنچے
والی چیز کے یا شخص کے اور وہی خالق پیدا کر نیوالا ہے تمام موجودات کا اور پرورش کر نیوالا تمام مخلوقات کا
اور رازق بلا شرکت کسی دوسرے معاون یا مددگار یا کیسے حکم شریک شریک کے برخلاف بعض صوفیہ اور
غلات کے اور وہی برتر ہے سکا اور معبود برحق ہی لاشریک سوا اسکی کوئی معبود نہیں ہرگز مطلقاً سجدہ
عبادت پر تشبہ و جناس و اسکی کسی بت یا آدمی زندہ یا غیر زندہ یا غیر غرض کیسی عبادت نہیں دہی معبود
برحق و اوستحق سجدہ عبادت کا وہی ہی سجدہ عبادت و پرستش مطلقاً کیسے معبود اسکی نہیں بلکہ کفر ہی **ف**
سجدہ حضرت آدم کو جو فرشتوں سے بلکہ ان پر دی واقع ہوا قبل پیدائش عباد کے وہ سجدہ ہی عبادت کا نہیں تھا
بلکہ سجدہ تعظیم تھا کیونکہ ایک یہودی نے سوال کیا تھا بعد پیغمبر خدا کے در باب افضلیت ہمارے پیغمبر کے سو کوئی
عمر و بکر جواب دہ ہو سکا سوا جناب مولا مومنین کے چنانچہ اکثر پیغمبروں کی ہر ایک فضیلت اوسنے باین دعویٰ
بیان کی کہ تمہارے پیغمبر میں نہیں آپ نے ہر ایک کی جواب یہ ثبوت زیادتی فضیلت پیغمبر آخر الزمان بارشاً
کئی کہ احتجاج طبری میں بہت تشریح سے ہو یہ تفصیل ہر ایک کی اس جگہ مورت تطویل اور زاید ہی صرف ہر
مقام پر اس سجدہ آدمی اور ارشاد فرمایا انشادہ اوسکا البتہ مناسب محل معلوم ہوتا ہی المختصر حضرت نے
جو فرمایا خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ اسی یہود تم بھی اقرار رکھتے ہو کہ عبادت سوا معبود دیکھ کے نہیں تو سجدہ

آدم علیہ السلام کو فرشتوں نے واسطے اظہارِ عظمتِ آدمؑ کے پروردگار نے کروایا یعنی یہ سجدہ فرشتوں نے
تغیلاً کیا سو یہی ظاہر ہے کہ ایک دفعہ نہ معاذ اللہ معبود جانکر اور ہمارے پیغمبر خدا کے فضیلت و عظمت کو دیکھ
کے سجدہ فضیلت پروردگار نے ظاہر فرمائی کہ صلوٰۃ اور پیغمبر کی اور نماز کے خاص عبادتِ خدا ہی نام نامی کا
اور صلوٰۃ اوکلی نام پر اور اوکلی آل پر ہمیشہ نماز میں بھی اور جب نام لیا جاوے فرض کے ہی غرض انکی نام اور اوکلی
آل پر صلوٰۃ کو رکنِ عبادت گردانا تو یہ فضیلت بالائزہ ہے کہ وہ لیکن یاد رہی کہ اس سے معاذ اللہ
شُرکتِ عبادت میں نہیں جانا چاہیے اور پیغمبر کو اس سے معبود کہنا لازم نہیں آتا ظاہر ہے کہ رکنِ عبادت
معبود نہیں گن جاتا شلوات حمد یا اور ارکان نماز کے میں تو کوئی رکن معبود نہیں کہا جاسکتا بعض
مخالفین میں سے بہت سجدہ کی سلاطین صغویہ پر لگاتی ہیں یعنی کہتے ہیں کہ سلاطین صغویہ انہی میں
سجدہ کرواتے تھے اور علما انکی جائز رکھتی ہیں سو غلطی وہاں رسم ہی کمالِ تعظیم کے لئے اکثر زمین بوسی
سو مخالفین اوسی زمین بوسی کو اپنی خستِ باطنی سے واسطی تغیر عوام کے سجدہ ظاہر کرنے لگے اور اپنا عیب
چھپانیکو یہ بہتان باندھنے لگے کیونکہ اگر وغیرہ سلاطین اور کئی صوفیہ انکی خود صاف سجدہ کرواتی تھے
بلکہ صوفیہ منصوص اللعن بڑے پیرخان انکی انسانیت سے گذر کر کہتے تھے انکی کو معبود بتلاتی ہیں چنانچہ شاہجہاں
نے اپنی عہد میں یہاں سجدہ کو اپنے سامنے موقوف کروایا اور زمین بوس کو جاری کیا تصریح انکی شاہجہاں
میں تشریح لکھی ہے دو چار شعر ضرورت کے دل سے لکھ جانے میں ابوطالب کلیم کہتا ہے اس بات
درین خانِ شرف رسم بود ہنگامِ تعظیم شاہانِ سجود شہنشاہِ روشن دل حق پر ہما ند کہ نعتِ شاہی
لبس در نشانِ شایر ملک کہ از سجدہ مردم کنند اضرار رساندند اباب لبت بعض کہ تعظیم میں دو ہاتھ
اگر شاہ از سجدہ دارد ابا زمین بوس آرد مردم بجا زمین بوس سرور و شانس پذیر آہم بعد اتمام
بلکہ تشریف غیاث مریشی شاہ در شید ابو یوسف صاحب ابو خنیفہ امام اعظم کا سجدہ چاند سو رکھو کہ نہیں جانتا
حالانکہ قرآن میں صاف ہی ہے چنانچہ یا قوت حموی کتاب معجم ابدال میں صاف یہ بات لکھتا ہے جو چاہا
دیکھ لے مخالفین کو شرم نہیں آتی کہ خود جو اپنے مان کے کفر کے باتیں کریں وہ اہل حق کو واسطی نفرت
دلنے عوام کے لگاتی لگے الٹی جیسے شرم نہیں اسے ایمان بھی نہیں منافقت کے یہی علامتیں ہیں بہتان

اور خیانت اور بی دہانتی کہ زمین بوس کو سجدہ بناتے ہیں اور اہل حق پر تہمت لگاتی ہیں یہاں عبادتِ حق
معبود دیکھنے کے لئے اور غلامِ اوس کے لئے ہر مخالفت اور امر یعنی حکم آئیا اوسکی سب مخلوق مامور و محکوم ہیں
اور تابع ہیں اوسکی حکم کے اور خلقت پر آدم اور حاکم اوسکے حکم سے ہیں اور کوئی اوس پر نہیں کیا جاسکتا
اور تشبیہ نہیں دیا جاسکتا اور جو اوس سے تشبیہ دے گا کیلئے وہ کافر ہے وہ سب باتو نہیں جیسا قادر ذات اور صفات
میں ہر ویسا کوئی نہیں اوسکی جو صفت ہر بالذات ہے اور سب صفات میں اوسکی پرورش اور عطا ہیں سب اوسکی
طرف احتیاج رکھتی ہیں کیا ذات میں کیا صفات میں اور جو شخص کہ فرقہ نشاء شرع کو نسبت دے تو خود
خلاف ان باتوں کے جو اوپر ذکر ہوئیں وہ جھوٹا ہے اور جو حدیث کہ درج مذکورۃ لے کر منافی اور برخلاف
در باب توحید پائی جاوے تو جانا چاہیے کہ پیغمبر خدام اور ائمہ ہد پر جھوٹ بنائی ہو ہے تو ضحیح واضح ہے کہ
احادیث منافقین نے بہت جھوٹ جھوٹ بنائی ہیں اور بعض حدیثیں اور چہا تو کہ نہ ہی مطلقاً راجح ہو گئے ہیں
چنانچہ تفصیل و توضیح اوسکی کتب مبسوطہ میں ہے کچھ تہوڑا سا بطریق اختصار فقیر اس جگہ ہی لکھتا ہوں شیخ
بہائے علیہ الرحمہ اربعین میں کہیں کہ حدیث بسند عامہ اسلام محمد بن یعقوب کلینی سلیم بن قیس سے لکھتے ہیں حدیث
طویل ہے اس مطلب کے جاننے کے لئے کافی ہے ملخص اوسکا جو کہ جناب سولا مومنین نے جواب میں ارشاد فرمایا ہے
یہ ہے کہ لوگوں کی ہمتوں میں حق و باطل اور صدق و کذب اور ناسخ و منسوخ اور عام و خاص محکم و متشابہ سب
آپس میں مخلوط ہو گیا پیغمبر خدام کے عہد میں ہی لوگ اوپر جھوٹ بناتی تھے اور حضرت نے خطبہ میں فرمایا کہ
لوگوں نے کثرت سے جھوٹ بکھیر دیا اور حضرت نصیحت اور تاکید اور تحویف فرماتے تھے کہ دروغ بانی
آپا گہر جہنم میں بنانا ہے اور ہر ہر لوگ جھوٹ بناتے تھے اور فرمایا جناب سولا مومنین نے کہ چار قسم کے
شخصوں سے حدیث تمہیں پہنچی ہے اول وہ شخص کہ منافق ہے ظاہر میں ظہر اسلام اور باطن میں غیر معتقد
اور پیغمبر پر جھوٹ بنانے سے کچھ پراہنہ نہیں کرتے ہے نہ اس بات کو گناہ جانتی ہے اگر لوگ اوکو منا
اور جھوٹا جانتے تو ہرگز انکی قول کو نہ قبول کرنے لگے چونکہ جانتے تھے کہ حضرت کی صحبت پائی ہے اور انکا ارشاد
سنایا اسلئے حدیثیں اونسے لیتے تھے چنانچہ پروردگار عالم نے خبر دی ہے قرآن میں حال منافقین سے اور
وصف اوکا بیان کیا اور فرمایا وَاِذَا رَأٰیْتُمْ تَعْجَبَکَ اَجْسَامُ اَکَلٰیۃً کَرِہُوْنَ سَکَا

یہی جیہ وقت دیکھنا ہی تو اذکھوش آنا ہی تھیکو جسم اذکھا اور صوت اذکھی بسبب اسکی کہ صوت اذکھی
ساتھ ہیٹ مومنین کے آ رہتے تھے تا آخر آ یہ غرض بعد پیغمبر خدا کے جو اذن لوگوں میں سے باقی رہے تو پیغمبر
صلوات اور داعیانِ امت جنیم پاس ادھون نے تقرب دھونڈا اور بسبب زور اور تہیان اور کذب کے
اذکھی مقرب بنے اور جابر اور ظالم حاکموں نے ادھنین متولی اعمال کیا اور لوگوں کی گردنوں پر مسلط گردانا کہ
اس فریب جھوٹ سے ادھون نے مال دنیا جمع کیا اور مردم دنیا کا یہی حال ہے کہ بادشاہان دنیا کے
طرف اور مالداروں کی طرف میل کرتے ہیں مگر حکم کو پروا نہ رکھتے دوسرا وہ شخص ہے کہ اوسے پیغمبر خدا
سے جو کچھ سناتا تو بعینہ یاد نہ رکھا اور اوسے سہو ہو گیا لیکن دیدہ و دانستہ جھوٹ بنین بنایا تو جو بیو لایہ
اوسے یاد ہے بموجب اسکی عمل کرتا ہی اور بیان کرتا ہی اور لوگ اوس پر عمل کرتے ہیں لیکن اگر لوگ یہ بات جانتے
تو اسکا کھنڈہ قبولتے اور وہ خود ہی اگر جانتا کہ میں نے خطا کی ہے تو روایت نہ کرتا نفیسہ اس شخص کی پیغمبر خدا
سے اوسے سناتا کہ یہ حکم فرمایا ہی اور پھر جو آنحضرت نے اوسے منع فرمایا یعنی پہلے حکم کو نسخ فرمایا تو وہ اوسے نہ
نہ اوسے آگاہی ہے سو منسوخ تو اسی معلوم رہا اویسکی اسنے روایت کی اور ناسخ کو نہ جانا لیکن اگر ناسخ کو
جانتا تو منسوخ کو نہ روایت نہ کرتا نہ اوس پر خود عمل کرتا اور لوگ ہی اگر جانتے تو منسوخ کو ترک کرتے چوتھی
وہ شخص ہے کہ پیغمبر خدا پر جھوٹ بنین بنایا بلکہ جھوٹ کو دشمن رکھا ہی بسبب خدا کی اور تعظیم رسول مقبول
کے اور جو کچھ سناتا ہی کچھ اوس میں سہو بنین کیا بخوبی یاد رکھتا ہی اور جیسا ہی اوسے بچو پرے کہ زیادہ روایت کرتا
اور ناسخ و منسوخ میں ہی تمیز دیتا ہی اور جیسے قرآن میں ناسخ و منسوخ اور عام و خاص اور محکم و متشابہ وار میں اس
قول پیغمبر خدا میں ہی اور کبھی ایسا ہی ہے کہ ارشاد پیغمبر خدا میں ”وہمّلین تو شہتہ تر ہا ہی اوس شخص پر کہ مطلب
بنین پونہی جو کہ خدا اور رسول کے مراد ہی اور تمام اصحاب رسول ایسے بنین بنے کہ سمجھ لیں اوس خبر کو
کہ پیغمبر خدا سے پوچھتے تھے اور بعض لوگ ایسے بنے کہ آنحضرت سے پوچھتے تھے اور جو ایک استفہام بنین کرتے
تھے یہاں تک کہ دوست کہتے تھے اس بات کو کہ کوئی نازہ اسرائیلی آدے تو بے تکلف حضرت سے پوچھی او
یہی سن بنین پر خباب مولیٰ فرماتے ہیں کہ میں پیغمبر خدا کے خدمت میں خلوت و جلوت میں پونہی تہا
اور ہر روز ہر شب آپ کے پاس جاتا تھا اور آپ کے پیچھے پیہر تہا اور جب آپ کی خدمت میں جاتا

جاتا تھا تو آپ نبی ہو نکوا دہتا دیتے تھے اور مجھے خلوت فرماتے تھے اور جب میرے پاس تشریف لاتے
 تھے تو حضرت فاطمہ اور حسین کو نہ اڑھتا دیتے تھے بالجلد جو پیغمبر خدا نے پیغمبر خدا کو تعلیم فرمائی کسی چیز میں پیغمبر خدا
 نے فرو گذشت بنین کی اور مجھے تعلیم کے اور بھی سیکرے دعا کی کہ پروردگار دل میرا علم حکمت و نور سے بہرہ یو
 اور مجھے کوئی چیز سہوین ہو انتہی ارادہ تفسیر اس جگہ عقل و فہم طالب ایمان غور کرے کہ حدیث لا نورث
 و لا نورث کہ حدیث بکر ہی شہو ہے جس سے یہاں کیا کہ نبی کا کسی وارث نہیں ہوتا محض چوٹ بنائی ہوئی
 اگرچہ اپنی محل پر میں ہر کہ خلاف قرآن ہی کیونکہ قرآن میں مناسی و ورث سلیمان داد و لیکن اس جگہ سے
 ہو یا ہر کہ اگر سچ پیغمبر خدا نے یہ بات فرمائی ہوتی کہ حق تعالیٰ میرے وارث کو مجھے ہے حق کر دیا ہے تو جناب امیر سے
 پیغمبر خدا ہمیشہ فرماتے کہ بیکر فرمودہ سولا مومن سے ہو یا ہر کہ پیغمبر خدا نے کسی چیز میں مجھے فرو گذشت نہیں کے
 بالجلد بعد ترجمہ حدیث مرقوم صدر کے نمائش میں ابن خاتون علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ بعد پیغمبر خدا کے وسطی اغراف
 اور مطالب باطلہ مثل تقریب ملوک و سلاطین غاصبین و جاسرین کے اور رواج ہے ارادہ ضائع ہونے کے بہت
 جھوٹی حدیثیں لوگوں نے بنالین ہیں اور لب اس ذریعہ لاکھ کے کتساب زر اور اغراف سادہ حاصل کرتے
 تھے جیسا کہ اب ہمارے زمانہ میں بھی نمونہ اوسکا موجود ہے کہ بہت سے پڑے لکھے مدعی علم و فضل غرض نفسا اور ارادہ
 و فاسادہ کے اور دنیا طلب لوگ جھوٹ باتیں مجتہد العصر اور سائزہ پر بنالیتے ہیں اور حلف سے بیان کرتے
 میں یہ ایک نمونہ ہے مٹھے از خردار اسی پر قیاس و سوت کے دنیا طلبوں کو کر لیا جاتے بالجلد اکثر حدیثیں اغراف
 مختلف سے لوگوں نے وضع کیں ہیں اور جیسے پیغمبر خدا پر لوگوں نے جھوٹ بنایا ہے ایسے پر ہی سطح اکثر جھوٹ
 بنایا ہے اور سچ بات ہے یہ کہ نبی کریم ﷺ اویسا رسول مقبول اور کو اسوۂ تام ہے رسول مقبول بیشک یہ
 وارث رسول ہیں چنانچہ حدیث ہے پیغمبر صاحب کی کہ فرمایا **اِنَّ لَکُلِّ جَلٍّ مِّنَّا جَلَدًا یُکَذِّبُ**
عَلِیْہِ یعنی ہر ایک مرد کے ایک مرد ہے کہ جھوٹ بناو اوس پر چنانچہ نمائش مذکور میں نقل ہے فیثان ابن ابیہم
 کے کہ مہدی عباسی کے مجلس میں گیا اور چونکہ مہد مسند نشین خلافت مفعولہ بن رہا تھے بادشاہ دمی جاہ ہو
 رہا تھا اور لہو و لب کبوتر بازی کی طرف بہت میل و محبت رکھتا تھا تو غیاث نے صرٹ سے خوشامد اور
 چاہو سے کے ظاہر کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہے **لَا سَبَقَ الْاِثْنِیْنِ خِیْفَ اَوْ خَافِرَاو**

فصل اور جناح حال آنکہ لفظ جناح اصل حدیث میں نہیں تھا غیاث فی اپنی طرف سے جھوٹ

نبا دیا تاکہ مہدی خوش ہو و چنانچہ ہند نے دس ہزار درہم نعام کے اور آخر کو ہا ہر سو گئی کہ چھوٹا یا ہر چھوٹا
معنی حدیث کے یہ ہیں یعنی مسابقت اور شرط اور گزانا دہنے یا لینا دینا مال کا کہ شرط اور گردا و سپر واقع ہوئے

ہر کسی مادہ میں روا اور جائز نہیں مگر در باب فصل یعنی تیرپکان دار اور شمشیر و نیزہ وغیرہ امثالہا پر یعنی دو

شخص عہدہ شرط کریں کہ جو شخص جلد تر تیر نشانہ پر لگا و یا دور زیادہ پہنکے یا کات جھکی توار کا یا نیزہ کا زیادہ

ہو تو وہ مال مجھوہ لیسے یا در باب خف کہ کنایہ بغیر سم کے مرکب سے ہی یعنی ناقی اونٹ یا در باب حافر کہ حراف

مرکب سم دار ہے جیسے گھوڑا پھر تو انکی سبقت پر ہی اگر شرط لگائی جاوے تو مال مجھوہ سکائی جو سبقت کر جاوے

یعنی کسی اور محل مواد میں مثلاً یہ شرط کریں کہ دو شخص دڑیں یا گشتے کریں یا ایک لکھنوی جگہ سے کو دین یا کوئی

بہار خیر اور ہٹا دین غرض سوا مواد فصل اور خف اور حافر کے اور کسی مادہ میں مسابقت جائز اور روا نہیں کیونکہ

پتھر خدا کے ارشاد میں مذکور ہیں مواد تھے اور جناح داخل حدیث نہیں تھا یہ بیان غیاث نے بہت عوث

سنائی کہ کہ بخوشا بدی امید وہ بھی کنز بیان کرتا تھا کاری گری کی کہ لفظ اور جناح بھی داخل حدیث کر دیا

کیونکہ جناح کہتے ہیں پر کو یعنی جو کہ ہند کہو تر بازی کرتا تھا تو آپ نے لفظ جناح کے شامل کر نیسے مادہ جازدان

پردار میں ہی جواز کو شامل کر دیا یعنی جھوٹ بنانے سے یہ نہ مقصود تھا کہ حاکم خوش ہو تو قمار بازی کرے جسکا

جی چاہے کہو تر و زمین ہی شرط لگاؤ تو حاکم ہی مطعون نہ ہو اور ظاہر ہے کہ صرف ایک مہدی کی چالوں سے کئے

واسطی طرح نقصانی کے تمام جہان کو لگہری اور ضلالت میں ڈالنا چاہا اس جگہ سے واضح ہے کہ کو تر بازی میں نہ جیت

قمار ہی یہ جو کہو تر اور اتے میں اور چھوٹ بدلتے میں یا کو تر ہنگامی میں یا چھپائی بدلتے میں یا ایک دو ہنگامی

کہو تر جو تار تار سپر شرط و گرد کرتے میں یہ سب داخل قمار ہے اور معین و مددگار ایسے کہ دار و نکا و بیبا ہی جیسے

کار و محظورہ ممنوع شریع و مہنی عہدہ کا ہوتا ہے اور یہی نمائش مذکور میں ہے کہ بہتیرے غلات اور خواجہ اور زنا

نے جھوٹی حدیثیں بنائیں میں چنانچہ بعد اسکے کہ بہتیرے گمراہی و نفاق سے نجات پائی تو خود لوگوں کیسے کہہ

کہ تم یاد رکھو اور نظر کرو کہ حدیثیں کس سے لیتے ہو کیونکہ ہم اس قسم کے بتے کہ جو رستہ پسند رکھتے تھے

او سکے رواج کے لئے بہتیرے حدیثیں وضع کرتے تھے المحققہ کہ یہ حال تھا خاصہ غیر خدا کے اوپر جھوٹا بنانا

نسخہ

کا اور بموجب اثر حدیث مرقومہ العصر ائمہ کے وقت میں ہی حال تھا چنانچہ جناب امام جعفر صادق
فرماتے ہیں لعن الله ابی اخطاب و اتباعه قد اهرت لهم ان عیسوا بالمغرب قليلا
فجعلوها اذا اشبكت النجوم یعنی خدا تعالیٰ لعنت کرے ابو اخطاب اور اسکی تابعون پر تحقیق میں حکم کیا تھا کہ نماز
مغرب کو ہٹوڑی تاخیر سے بجا لاوین یعنی مثل سنیوں کے بغیر حصول یقین غروب کے سیادت نکرین پس انہوں نے
اس قدر تاخیر مغرب میں احداث کی کہ جب تک بہتیار بنیں دکھلا سی دیتے نماز نہیں پڑھتے یہ ایک نمونہ ہے
نہشتے از خود اور بقول جناب مقبول ربانی حضرت مجتہد زمانی دام برکاتہم کہ اگر زمان جناب رسالت مآب میں
منافقین و کذابین ابن خطاب جیسا موجود تھا تو زمان بعض ذریعہ طیبہ میں اوس خیاب کے ابو الخطاب جیسا موجود
تھا مولا غایب اور تقریر سے کہتا ہوں کہ کذابین و منافقین نے خدا تک پرستان اوٹھانی سے درگزر نہیں کی یعنی
رسالت کا دعویٰ جھوٹ گویا بہتان خدا تعالیٰ پر اور امامت کا دعویٰ جھوٹ بہتان پیغمبر خدا پر اور ائمہ پر تو
یوں ہی کہی تو خالی از کیفیت و قصد انہیں کہ زمان خاتم الرسالت میں سیکر کہ ان جیسا دعویٰ نبوت ہوا تو ائمہ
بلکہ خاتم الامم کے زمانہ میں جعفر کذاب جیسے ہی امامت ہو اور اس زمانہ میں بعض کذابین دعویٰ منصب
مرتب مجتہد العصر دام برکاتہ کہ وہ نایاب ہیں اوسط طرح ہوتے ہیں الحی یہ بھی اثر اسوت واقعہ انابان ائمہ کے
لئے سنا نہ ائمہ کے اور پیغمبر خدا کے جانا چاہیے کہ کذابین زمان حضرت مجتہد العصر الزمان پر بہتان بند میں مفر نکرین
ہم دیکھتے ہیں کہ اون باوجود نمونہ صاکیار محیر میں ہی نمایاں ہو کہ یہ بھی جناب مجتہد العصر نایاب زمان پر بہتان
باندھ کر حجب امش اپنے کار بند ہونے میں علی الخصوص اس حالت میں کہ مجتہد العصر دام برکاتہ ذریعہ آل طاہرہ نہیں تھے
میں تو نفس الامر میں یہ بھی کمال ظہور ہے ارشاد مخبر صادق کا جو کہ فرمایا ہر ان للکل رجل منا رجلا
یکذب علیہ جیسا اور گزراف بھی یاد رہی کہ بہتری ایسی ہی لوگ ہوں گے کہ وہ سلی راہ دینے
تشکیک حدیثین نبالین میں اور حدیثوں میں تصریح کی اور ازادھی کر دیا یہ چنانچہ حسین بن خالد سے ہے کہ ادا
پوچھا آغا امام رضا سے کہ یا بن رسول اللہ لوگ روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہے خلق الله
ادم علی صوته یعنی آدم کو خدا تعالیٰ نے اپنی صورت پر پیدا کیا جناب امام نے جواب دیا کہ مار خدا تعالیٰ
اون لوگوں کو بیشک حذف کیا ادبوں نے اول کو حدیث کے تحقیق پیغمبر خدا صحت شریف لیجانیے یہ مستحسن

آپس میں ایک دوسرے کو برا کہتے تھے آجے سنا کہ ایک کہتا تھا دوسرے کو کہ برا کہو کہ خدا تم کو موبہ تیرا
 اور موبہ اوس کا جو شخص کہ مشابہ ہو تیرے تیرے خدائے فرمایا کہ یا عبد اللہ لا تقل هذا لا یتکلم
 فان الله عز وجل خلق آدم علی صورته یعنی اسی بندہ خدا کہ موبہ بات اپنی ہوا
 تحقیق خدا تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا ہے اور صورت اوس کی کی تصریح ہے المختصر کہ بہترے لوگ ایسے ہیں کہ
 تشبیہ ثابت کرنیکو حدیث کے اول کی عبارت کہا جائے ہیں اور ایک جملہ اخیر کا جس سے تشبیہ ثابت ہو روایت
 کرتے ہیں اور بیان کرتے ہیں چنانچہ اسی حدیث مرقومہ میں کہ اگر اوپر کا مضمون نہ بیان ہو تو معنی یہی
 ظاہر ہو میں کہ خدا نے اپنی صورت پر معاد آدم کو پیدا کیا کیونکہ ضمیر علی صورت میں سوا خدا کے کی طرف اشارہ
 نہیں ہو سکتی اور یہ مضمون سابق کے ہی عبارت ذکر ہو تو ہرگز خدا کی طرف نہیں ہو سکتی بلکہ لفظ الخی کی طرف
 پہنچتی ہے اور معنی دست ہو میں اور یہی واضح ہو کہ جو حدیث کہ مخالف آیات قرآنی کے ہو کہ وہ باطل اور موقوف
 ہے اول تو یاد رہے کہ علم فقہ و حدیث سہل چیز نہیں بلکہ مشکل چیز ہے اس میں یہ بات نہیں ہے کہ صرف
 چند کتاب صرف دیکھو منطق و معانی یا چار کتب فقہ و حدیث کی پڑھ کے آدمی دیکھو فقہ اور حدیث سے
 کرنے لگے بہتری حدیث میں کہ اوس کی محل و محل اور واقعات و واردات کے جاننے بغیر ہرگز آدمی دیکھو مقصود کو
 نہیں پہنچ سکتا اور بغیر نظر کشیر کتب حدیث و تاریخ اور بہت سے تفاسیر کے مطلب نہیں پاسکتا اسکی لئے
 علم تفاسیر اور معارف کلام اللہ کا حصہ جاتیے جب علم حدیث و فقہ حاصل ہو سکتا ہے اسکی لئے فہم کامل اور کمال
 صحیح اور ذہن سلیم اور اسکی بہت سی تقسیم جاتیے چنانچہ اوپر گزرا اور حدیث میں ہے کہ فرمایا کہ لا یکن المرء
 فقیہاً حتی یتفہم معارفہم کلاماً منہا ابن خاتون شرح اربعین شیخ علیہ الرحمہ میں
 لکھتے ہیں کہ تفقہ کامل نہیں حاصل ہوتا جب تک تفاسیر کشیرہ پر عبور نہ ہو اور روضۃ الاحکام میں جانا
 قبلہ و کعبہ حضرت مجتہد العصر سی مولانا ثناء اللہ اثنا عشر جاب سید حسین صاحب حاشیہ مد عن کل الشیخ ارشاد
 فرماتے ہیں کہ علم فقہ کے لئے علوم ادبیہ ضرور و نحو لغت و معانی اور بیان اور علوم نظریہ منطق و کلام سے لیجئے
 ہر ایک سے اتنا ضرور ہے کہ فقیہ کی حاجت کو کافی اور وافی ہو اور علم سائنہ تفسیر آیات حکام اور مذاہب
 ائمہ نامہ کے اور علم رجال جرح و تعدیل اور معرفت مواقع اجماع اور موارد خلاف و نزاع ضرور ہے

سبب کہ بسا اوقات صحیح ترجیح حدیث کے دوسرے حدیث پر ان باتوں کی احتیاج ہوتی ہے اور کہیں روایات
 معارضہ اجماع کو ماقول اور مطروح کرنا ضروری ہے انتہی موضع الحاجة الی ما ردہ بالجلہ چار کتاب صرف
 علم اور علم نظریہ کی بڑے بڑے ائمہ مٹلکار باندھنے سے فقہ و محدث آدمی نہیں بن جاتا اور فقہ و
 حدیث واقعی کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اور بہتر سے حدیث میں کہ وہ ان تاویل ضرور اور لازم ہے اور بہتری
 حدیث میں کہ مخالفین نے نام نہاد فضائل نبالین میں کہ وہ مخالف تو حید میں ابراہیم بن ابی محمود سے
 ہے کہ جناب امام رضاؑ فضائل جناب امیرؑ ایک روز بیان فرماتے تھے عرض کے کہ یا حضرت ہمارے پاس بہت احباب
 فضائل میں تم اہلیت کے لیکن وہ روایات مخالفین میں اور آپ کے پاس ایسے ہم نہیں سنتے آیا اوپر
 بھی ہم پیر و کریم امامؑ نے فرمایا کہ اسی ابن ابی محمود کو خبر دی ہے میرے دربار گزارنے اپنے باپ اور دادا
 کو پیغمبرؐ نے فرمایا ہے کہ جس شخص کا ن رکھنا جو عمل کیا کہنے والے کی بات پر تو تحقیق اس کی عبادت کی پس
 کہنے والا خدا ہے یعنی بوجہ فرمودہ خدا کہنا ہے تو اس نے عبادت کی خدا کے اور اگر کہنے والا شیطان ہے یعنی
 خلاف حکم خدا کہنا ہے تو عبادت کی شیطان کی پھر فرمایا جناب امام رضاؑ نے کہ اسی ابن ابی محمود ہمارے مخالفوں
 نے خبریں بائیں میں ہمارے فضائل میں اور انہیں قین طرح پر بنایا ہے ایک تو یہی غلو یعنی حد سے زیادہ گزرنا
 کہ ائمہ کو خدا کی ساتھ تشبیہ دینی معاذ صیافات مخصوصہ خدا کو مثل خالقیت اور ربوبیت کے ساتھ شریک کرنا
 اور دوسرے یہ کہ کمی کے ہمارے حق میں اور تیسرے تصریح ساتھ میں ہمارے دشمنوں کے سنی کہ حیثیت لوگ
 سنین غلو کو تو ہمارے شیعوں کو کافر کہیں اور ان کو نسبت دیوین ساتھ قابل ہو خدا ہی ہمارے یعنی ناکو لوگ
 نفرت کریں شیعوں سے اور حقیقت کہ لوگ کمی ہمارے ہونے کی سنین تو اعتقاد کم کریں ہمارے حق میں اور حقیقت
 ہمارے مخالف لوگ عیب سنین ہمارے دشمنوں کے ساتھ نام لینے ہر ایک کے تو وہ عیب گناہین ہکو یعنی بڑا گنہگار
 اور تحقیق پروردگار عالم خود فرمایا پس لا تسبقوا الذین یدعون من دُون اللہ **اللہ عَزَّوَجَلَّ**
اللہ عَزَّوَجَلَّ یعنی ساتھ بدی کے اور بُرائی کے نام نہ لو ان لوگوں کا جو کہ سوا
 خدا کے پکارتے ہیں یعنی مت بُرا کہو ان کی سامنے جو بُرا کہہ سکے کیونکہ بُرا کہیں کے وہ خدا کو اردو دشمن
 کے بسبب ان کی اسی ابن ابی محمود جس وقت کہ لوگ دہنے بائیں رستہ کو بکڑتے ہیں یعنی رستہ سے کنارہ

ہو جاوے گا۔ اسی میں پڑیں تو لازم پکڑ ہمارا نسبت تحقیق جو شخص میں لازم پکڑے تو ہم اوسے ملند
پکڑیں گے اور جو میں چھوڑے گا یعنی ہمارا خلاصہ کرے گا ہم اوسے چھوڑ دینگے تحقیق ادنیٰ بات جو میں سے
آدمی کو خارج کر دیتی ہے یہ ہے کہ کہو ایک شکریہ کو کہ یہ دانہ ہی کچھ کا خلاصہ یہ کہ در اسی با
میں دیندار رہتا ہے اور در اسی بات میں مخالفا کے پہ فرمایا اسی ابن ابی محمود یاد کر اسی جو کہ
بیان کیا میں نے جمع کیا ہے اس میں میرے لئے دین و دنیا کی نیکی کو نقطہ توحید ہے سولف کہتا ہے
کہ یہ حکم مانع سے مطلق نہیں بلکہ مقام تقیہ کے لئے ہی کیونکہ سوق آیت اور مضمون
ادنیٰ ہدایت آیت اور فرمان امام اور حدیثیں متکاثرہ ہی صا مشعرہ اور مخبرین سے کہ مخالفت کے سامنے
اسے محل مقام میں نام لیکر بیان اور بر امت کہو کہ مقابلہ میں خدا ہوتا ہے وہ برا کہہ اوٹھیں ایمہ کو
اور دشمنی مکر میں چنانچہ اکثر مقام میں دیکھا اور سنا گیا بلکہ دیکھا جاتا ہے کہ بعضی جگہ حکومت یہود و نصاریٰ کے
یعنی ادھن کہہ سر و کلا بڑا بھلا کہتے سے نہیں لیکن حمانف کرتے ہیں بلکہ لڑائی اگر اس پر کہتے پر موقوف
ی تو وہ نو سر پاتے ہیں بلکہ بعضی جگہ حکومت ظاہر میں حاکم مذہبی کی ہی لیکن تسلط تام اور حکومت عام مقتدرہ
نہیں تو وہ ستر اقرار واقعی مخالفت کو در صورت ہے ادنیٰ بجا ایمہ ذاب امام نہیں پونہ پاسکتے اور اسے
جست کر بیشتر تجربہ ہوا ہے کہ جو سنیوں کی سامنے اوکی مقتدا و کمر اکہا گیا تو وہ معاذ اللہ جناب صاحب العصر
و الزمان کو ہمد مار تعبیر کے پرا کہہ اوٹھتے ہیں اور مجتہدین اور علما و کبرا و عظام ذریت رسول کو برا کہہ
اوٹھتے ہیں تو غرض آیت و ارشاد امام سے یہ ہے کہ حکومت باطلہ اور ایسے مقام خوف اور محل تقیہ میں
برا کہنا نام لیکے نہیں چاہتے ایسے محل و موقع میں سب سے احتیاط واجب ہے جہاں مقام تقیہ اور خوف کہ بطرم
کے ضرر اور برا کہہ اوٹھتے مخالفت کا ہو نہ مطلق حمانف عام ہے بلکہ تعین نام بعض بعض نامی خاص کو کو
دشمنان ہستی کا ضروریات دین سے بعد ہمارے کلمہ کافی الکافی وغیر چنانچہ تفصیل اس کی باب تقیہ اور آ
نہن مخالفت میں نشانہ ظاہر ہوگی اور واضح ہوگا کہ اس باب میں کتنا احتیاط اور اہم بموجب آیت
ایمہ کے ہے اور کیا کی نزاکت اور باریکیاں اور نکات اس امر میں اس باب میں ہی بعض اجاب
صا اور بعض کم بیضاوت اصولی ہمارے عصر کے افراط تغریب کو کام فرماتے ہیں یعنی پہلے تو صرف بمجروح کہنے

دیکھئے خبر التقیۃ دینی و دین آبائی اور خبر التقیۃ باقیۃ الی یوم القیمۃ ۲۵

کے ایسی ایسی دارالایمان میں نماز نہ پڑھنا کہ پڑھتے ہیں جہاں کہ اصلاً و مطلقاً نہ لکھنا فقہانین سے نہیں اور اسکا نام احتیاط رکھتے ہیں اور شرائط و خصوصیات سے خبر کے بی خبر ہیں اور پہلے اصرار و استبداد ہی اس کثرت بی خبری پر رہے نہیں دیکھتی کہ عمل پر خبر پر خلاف طریقہ احتیاط ہی جسکا وہ ادعا رکھتی ہیں کیونکہ خبر و نکاحا ل دیکھ چکی ہو جو اوپر ذکر ہوا اور عمل پر احتیاط مطلقاً لازم جانتا ہے کہ کہ تکلیف ہی جو خالی تکلف سے نہیں اور علاوہ اسکی خصوصیات محامل و مواقع اور شرائط بمقتضای مضار و منافع و مصالح حسب اوقات و احوال کہ بموجب ارشادات ائمہؑ خود کرنا چاہیے اور خبر رکھتی ان باتوں کی لازم ہی اگر ان سب باتوں کی خبر رکھتی تو مطلقاً ایسی خبر پر بے خیال و لحاظ یا متعلق

تقریب کو کام نہ مانتی اور دوسرے صاحبِ بادِ صفِ حکومت غیرِ محکمہ اور اقتدار و کثرتِ مخالفین جس محل میں کہ مخالف و موافق دونوں موجود ہیں اور حسبِ فہم کامل بلکہ کم فہم ہی جانتے ہیں کہ اعلانِ سیرا پروان بے شک خوفِ مسابہ اور تورانِ مخالفین اور شرِ فساد اور ضررِ مومنین بے شک یقین

اسیر بی - تبرک تسمیہ مفتہ ایان مخالفین مصر اور اس جہالت اور چمچور پن پر نا صمیم مود میں
اہل علم و ادب سے شرع فساد کو مرتبہ حاضر اور مضبوطی آیہ لا یفسدوا فی الارض اکیۃ

اور آیت اِیَّاکُمْ عَلَّمَ عَلَّمَا اللّٰہُ اتَّقَتُمْ اور حدیث و قرآن للصادق یا ابن رسول اللہ
 اَنَا نَزَى فِی السَّجْدِ رَجُلًا یَعْنِ وَیَسْبُ اَعْدَاکُمْ وَیَسْمِیْهِمْ فَقَالَ لَہُ لَعْنَةُ اللّٰہِ

يعرض بنا وقال الله تعالى اتقوا الذين يدعون من دون الله فيسبوا
الله عدوا البغى على اور حديث كونوا لنا زبنا ولا تكونوا لنا شينا اور رح

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ وَسَلِّمْ وَسَلِّ عَلَى الْاٰلِ النَّبِيِّيِّينَ وَسَلِّ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ

جہاں کچھ شر و فساد و ضرر متصور ہو سکے حتیٰ کہ امام علی رضی اللہ عنہ فرمائی ہی اس حرکت پر ایسے واقع

میں کسی خصوصیت کے لئے صرف جبکہ صحت کو برقرار رکھے یہی صاف ظاہر ہے کہ عدو خوف اللہ کے

تلفظ امر غرض محل خوف ضرر میں تقیہ واجب ہے اور غیر مقام تقیہ میں حکم عمل بتقیہ مارا
 اور بی اصل **ف** مانا چاہیے کہ مخالفین صرف سختی اور خوارج ہی نہیں بلکہ بہتری فرقہ پرستی
 مثل زیدیا اور واقفہ وغیرہ بھی ہیں کہ اپنی تین شیعہ نام رکھتے ہیں اور بہتیرے منکر معجزات اور عقائد
 ائمہ اثنا عشر کے ہیں اور فرمایا امام نے کہ ہمارا ایک کا منکر کل کا منکر ہے اور صوفیہ اور غلات
 مخصوص اللعن کہ اپنی تین دوست اہلسبت مٹا کر رہتے ہیں اور نہیں ہی مخالفین سے جانا چاہتی کہ
 ائمہ نے بموجب فرمانے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت مذمت اذکی کی ہے تفصیل صوفیوں کی کتاب تبصرہ میں سید
 مرتضیٰ عالم الہدیہ علیہ الرحمہ کے پہلی پردہ مخالفین کے منکر خدا کی امر وہابی اور شریع نبوی کی تارک
 محرمات خدا و رسول کو جلال کہتی ہیں اور فرمان رسول کو چھوٹ اور ائمہ کی مخالف اور مخالفین اہلسبت
 کو ہرگز برا نہیں کہتی بلکہ سبب میں خدا خواہ بکلول خواہ بانحداد اور توحید میں بالکل مخالف فرمان
 رسول اہلسبت رسول میں اور نام رکھتی ہیں اپنا صوفی لعنہم اللہ علیہم علی اتباع ہم نہایت شہور ہے
 کہ ایک مکمل اور ایک صوفی میں منافیہ ہوا مکمل نے کہا کہ میں بیزار ہوں اوس سے کہ گتے اور سور میں ہوں
 کرے اور صوفی نے کہا کہ میں بیزار ہوں اوس خدا کے گتے اور سور میں ہوں نہ کرے التخصیص الکی حق میں
 پیغمبر آئے فمایا کہ یہ سیر امت میں نہیں یہ یہود میں سیر امت کی اور گمراہ میں زیادہ کھاتے
 اور اہل دونوں سے ہیں اور ایٹھ نے فرمایا کہ یہ سب مخالفین ہیں ہمارے اور مخالف ہمارے طریقہ کی اور
 اذکو لفسار اور مجوس اس امت کا فرمایا اور منع ہے ان سے مخالفت اور صحبت اور نفقات اور غلات ہیں
 مثل نصیر اور سبائیہ وغیرہ کہ بعضے تو ائمہ کو بد جانتی ہیں بعضی کہتی ہیں کہ جیسے جبریل بصورت
 وحیہ بھلی آتی تھے ایسی ہی خدا بصورت علی آیا نعوذ باللہ من عقائدہم الباطلہ اور فضول
 انہیں میں کی شائع میں پیغمبر خدا اور امام کو خالق اور رازق جانتی ہیں علی الاطلاق بالجلد بموجب
 ارشاد ائمہ یہ سب کافر ہیں اور مشرک آغا امام رضاع فرماتے ہیں کہ عالی کا فر ہیں اور مفسوسہ شر
ف یہی یاد رہے کہ بعض حدیثین باخبار احاد ہیں تو خبر واحد پر اصول اعتقاد میں اعتماد نہیں
 چاہیے اس جگہ علی خبر احاد پر نادر ہے بلکہ دلیل قطعی عقلی یا نقلی پر ضرور ہے یعنی آیت یا حدیث

حدیث متواتر اللفظ والمعنی بلکہ چاہے کج حکمت سی ہو نہ تشابہات سے اور نہین تو تاویل فرمادے
ہر چنانچہ جو آیتیں کو تفسیر پر دلالت کرتے ہیں کہ قریب تر ذکر ہوتی ہیں لبیغارض ہوئے عقل و نقل کے
بیشک مآول میں یا آیات صدور معصیت انبیا کہ اپنی مقام پر ظاہر ہو گئی وہ یہی مآول ہیں اور بعض
حدیث میں کہ ایمہ فی زمان تقیہ میں فرمایا ہے لیکن علماء حقہ نقاد اور جوہر بیان صحیح و سقیم اور
قوی و ضعیف اور مفصل و مآول نے کوئی دقیقہ تحقیق و تدقیق حال تقیہ و غیر تقیہ میں یہی فرو گزشت
نہین کیا اور بطغیل و استشفاع اور تمسک و عتصام باب مدینہ علم کے حق و باطل اور صحیح و سقیم و قوی
و ضعیف اور حسن و موثق کو مثل دودہ اور پانی کے چہان ڈالاسی اور علاحدہ کر دیا ہر بالجلہ شیخ
قمری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کتاب معتبر میں ہمارے علماء کی کوئی حدیث مخالف مضبوط آیات قرآنی
کے پاسی ہی جاوے تو وہ بیشک یقینی تدلیس ہے یا مآول ہے اور اگر نہ حدیث جو جاہل لوگ اونٹنے
توہم کرتے ہیں کہ انیسے تشبیہ خدا تعالیٰ کی ساتھ مخلوقات کی لازم آتی ہو وہ شخص نادانی اور
اور حاکم ہے بلکہ وہ حدیثیں بے شک مآول میں مثل آیات قرآنی کے کیونکہ مثل او نہین کے
بہتیری آیات قرآنی ہیں کہ وہ پآول ہیں تو جیسے قرآن کی آیتوں میں تاویل ہے ویسے ہی اون
حدیثوں میں ہی تاویل بیشک ضرور اور لازم ہے چنانچہ قرآن میں ہے کل شیء ہالک
الا و جہہ یعنی ہر چیز ہلاک ہونی والی ہے مگر وجہ خدا اور ظاہر ہے کہ ظاہر یعنی لفظ وجہ
کی صرف موہنہ کے ہیں سو بی تاویل کے ہرگز کسی وجہ بیان راہ نہین توہر اوجہ ہے
بیان دین خدا ہی اور یہ وجہ کہ سبب و سکی خدا کی طرف تو جہ ہو اور اسکی دلائل معرفت
پہچانے جاوین نہ یہ کہ معاذ اللہ خدا کی موہنہ ہے جیسا کہ جاہل اور سنے لوگ توہم کرتے ہیں کیونکہ
اگر موہنہ مراد لیا جاوے تو معاذ اللہ صاف خدا تعالیٰ مجسم ہووے لغو ذباہتہ من و ساوس شیطان نکلتا
یاد کی جیسے آیات میں تاویل ضرور ہوتی ہے ایسی ہی احادیث میں بھی بعض جگہ تاویل ضرور ہے
چنانچہ عبد اللہ ابن صالح ہر دے سوال کیا حضرت امام رضاؑ سے کہ یا بن رسول اللہ کیا فرماتے ہو
اس حدیث میں جو اہل حدیث روایت کرتے ہیں میزور و ناربہم فی منازلہم فی

الحجۃ یعنی مومنین زیارت کرینگے پروردگار کی اپنی منزلوں میں سچ جنت کی امام نے فرمایا کہ تحقیق پروردگار
 بزرگ نے فضیلت دی ہے اپنے پیغمبر محمد مصطفیٰ کو تمام انبیاء اور ملائکہ پر اور طاعت اور بیعت اور زیارت اور ان
 حضرت کی دنیا و آخرت میں اپنی تابعدار اور زیارت گردانی ہے اور فرمایا ہے قرآن میں من یطع الله ورسوله
 فقد اطاع الله یعنی جس شخص نے طاعت کی پیغمبر خدا کے تحقیق اوسنے طاعت کی خدا کی اور فرمایا ان الذین
 یأیونک انما یأیونک الله ید الله فوق ایدہم یعنی تحقیق جو لوگ سب سے کرتے ہیں
 تجھے سوا اسکی نہیں کہ سب سے کرتے ہیں خدا کی ہاتھ گویا خدا کا اوپر ہاتھ اونکے ہے اور فرمایا پیغمبر خدا
 نے کہ جس شخص نے زیارت کی میری زندگی میں یا بعد ممات کی تحقیق اوسنے زیارت کی خدا کی اور درجہ پیغمبر خدا
 کا جنت میں بلند ترین درجہ نکاہے پس جس نے زیارت کی جنت میں آنحضرت کی اوکلی منزل میں پس گیا اوسنے خدا
 کی زیارت کی راوی فی عرض کی کہ یا بن رسول اللہ یہی معنی میں اس حدیث کی کہ محدثین فی جہت کی ہے
 ان ثواب لا اله الا الله النظر الى وجه الله یعنی تحقیق ثواب لا اله الا الله کا ہے دیکھنا خدا
 مومنہ خدا فرمایا جو شخص وصف کرے خدا کو ساتھ مومنہ کے یعنی کہے کہ خدا کی معاد مومنہ ہر شے مخلوق کے
 مومنہ کی تو تحقیق وہ شخص کافر ہے لیکن وجہ خدا گویا انبیاء اور رسول اور ائمہ ہدیین کہ یہ سب حجت اور
 دلیل خدا میں یہ وہ ہیں کہ لوگ متوجہ ہوتی ہیں انکی سبب طرف خدا کی انکی ہدایت سے اور ہدایت پاتے
 ہیں انکی مومنہ دین حق کی اور پہچانتے ہیں دین خدا کو اسطرح خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کل من علیہا
 فان ویقی وجہ ربک دعی الجلال والاکرام یعنی ہر چیز فنا ہو والی ہے اور باقی رہے گا
 وجہ تیرے پروردگار کا کہ پروردگار صاحب جلال واکرام ہے الحاصل کہ وجہ سے مراد بیان یہی دین پروردگار
 یا عظمی جلال ہے اوسکی حکم کی فقط اور ایک جگہ قرآن میں ہے وجہ یومئذ ناضرة الی ربہا
 ناطرة یعنی کتنے مومنہ اوس روز تروتازہ اور خوش ہونگی طرف ثواب پروردگار اپنے کے نظر کر نیوالے
 یعنی مومنہ روشن اور چمکتی ہو ہونگی مومنوں کی منظر ثواب کی تو مراد نظر کرنے سے طرف پروردگار
 کے چشمداشت ہے پروردگار سے ثواب موعود کی یہ تامل نہو تو جسیمت خدا کی معاد اللہ لازم آتی
 ہے اور یہی قرآن میں ہے یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود یعنی جن روز

۴ اور طرف دین خدا کی اپنے لوگ مومنہ کرنے میں طرف خدا کی

روز حجاب او ہٹا دیا جاویں ساق سے اور پکارے جاوین طرف سجدہ کے تو مرد بیان کشف ساق سے
 سختی اور شدت حال کے ہے کیونکہ شدت اور سختی میں لبس بقراری اور اضطراب کی ساق یعنی پیدلیں
 کھل جاتی ہیں اور نہ یہ کہ معاذتہ ساق سے ساق خدا آٹکا ہو کہ وہ ایک عضو ہی جیسے کہ جاہل کو
 توہم کرتے ہیں اور سینو کا مذہب ہی چنانچہ جنبل اونکی تو بالکل خدا کی جسم ہاتھ پاؤں تجویز کرتے ہیں اور
 ایک آیت ہر قرآن میں **اَنْ تَقُولَ يٰ اَحْسَرَتَا عَلٰی مَا قَرَّرْتُ فِيْ جَنْبِ اللّٰهِ** یعنی وہ کہ
 کہو نفس کہ افسوس! پراوسکی کہ تقصیر کی مینے یہ طاعت خدا کی تو مرد جنب سے بیان طاعت ہو
 نہ یہ کہ معاذتہ لفظی معنی کہ پہلو ہی اور مثل آیت **فَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوحِيْ** تو مرد روح روح ہر کہ مخلوق
 پروردگار کی کہ آدم اور عیسیٰ میں خلق کی تہی محض قدرت ربی واسطی سے تو اضافت روح کی طرف خدا تھا
 کے بمعنی مخلوقیت روح کے ہے نہ معاذتہ بمعنی حلول تو معنی یون مآول میں کہ پہونکی مینے اوسمیں روح
 مخلوق اپنی جیسے کہ سبط طبع اضافت بیت یعنی گہر کے اور عہد کے اکثر جگہ ہے مثلاً میتی اور عہدی اور عتی و ہار
 و سائی و آرمی یعنی گہر مخلوق میرا اور بندہ مخلوق میرا اور بہشت مخلوق میرا اور دوزخ مخلوق میرا اور آسمان
 مخلوق میرا اور زمین مخلوق میرا اور سوا انکی بہتری جگہ اسی طرح سی ہی ایک جگہ قرآن میں **يٰٓرَبِّ اِنَّا**
مَلْسُوْهُ لَمَّا یعنی نعمت خدا کی یہ دنیا و آخرت کی پسلائی گئی ہے یعنی فراخ ہر شال ہے سکو تو مرد
 یدین سے نعمت ہو دنیا و آخرت کی نہ معاذتہ دو ہاتھ جیسے کہ جنبل اور یہود خیال کرتے ہیں ایک جگہ قرآن
 میں ہے **وَالسَّمَآءُ بَيْنٰهَاۤ اِلَیْہِۭا سَمٰنٌ** کو نبایا ہے ساتھ قوت کاملہ کے تو مرد اید
 قوت کاملہ ہے نہ ہاتھ اور قرآن میں ایک جگہ ہے **يٰٓاِبْلِیْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ**
لِمَا خَلَقْتُ بِیْدَیْ یعنی اے شیطان کس چیز نے منع کیا تجھ کو اس سے کہ سجدہ کرے تو خدا
 او سکو جسکو کہ خلق کیا مینے ساتھ قدرت اور قوت اپنی کے یعنی آدم کو تو مرد اید سے قوت و قدرت
 ہے نہ معاذتہ ہاتھ اور ایک جگہ قرآن میں **وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضِیْہِۭ لَوْمَ الْقِیَمَةِ**
 یعنی زمین تمام ملوک و مقبوض خدا آٹکا ہے روز قیامت کو بے شرکت غیر کے تو قبضہ سے مرد ملوک
 خدا ہے کہ اوس روز کوئی سوا اس کے یا ساتھ اس کے یا ایک نہیں نہ یہ کہ معاذتہ خدا کی ہاتھ اور

مٹھی ہو اور قرآن میں ہے **وَالسَّمَاءُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ** یعنی آسمان پٹی ہو ہوئی ہے
 قدرت کاملہ حق تعالیٰ کے تو مراد میں قدرت کاملہ ہے نہ دان انہتہ معاذتہ اور قرآن میں ہے **وَجَاءَ
 رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًا صَفًا** یعنی آیا امر خدا اور فرشتے صفہ صفہ تو مراد آنی سے خدا کی آنا
 امر خدا آگاہیہ کہ آیا خدا کو سی آدمی بن کے معاذتہ جیسے کہ سنے جنلی کہتی ہیں کہ توبہ توبہ خدا تعالیٰ شیب جمع
 کو گدہ ہی پر سوار آتا ہی دنیا میں نمودنا سے من خطلم الباطلہ اور جیسے قرآن میں ہے **كَلَّا إِنَّهُمْ
 عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرُونَ** یعنی حاشا تحقیق وہ کافر روز قیامت کو ثواب پروردگار سے محروم
 ہونگے تو عن ربہم سے مراد عن ثواب ربہم ہے اور جیسے قرآن میں ہے **هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا
 يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ** یعنی نہیں نظر کرتے کہ فرنگیرہ کہ لیوے او کو عذاب خدا تو مراد یا تیمم سے ہی عذاب خدا ہے
 اور قرآن میں ہے **مَنْ يَجْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِي فَقَد هَوِيَ** یعنی جو شخص کہ جب ہو او سے غصہ
 پس وہ ہلاک ہو تو مراد غضب سے عذاب ہے نہ وہ غضب کہ صفات انسانی سے ہی جیسے مراد رضا خدا سے
 ثواب ہے اور قرآن میں ہے **تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ** یعنی جانتا ہے
 تو عیب میرا اور نہیں جانتا میں جو کہ تیرے غیب میں تو مراد نفس سے غیب یعنی غایب باطنی بات
 غیظانہ جو ہر جو متعلق ساتھ قلب یا دل کے ہے اور جیسے کہ آیہ **وَيَجِدُكُمْ فِي الضَّلَالَةِ** یعنی
 تم کو خدا تعالیٰ انتقام اپنے سے تو بیان مراد نفس انتقام ہی بغیر از اور جیسے کہ آیہ **إِنَّ اللَّهَ وَ
 مَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ** تحقیق خدا تعالیٰ رحمت کرتا ہی پیغمبر کو اور فرشتے اسکی پاک استغفار کرتے
 ہیں اور آیہ **هُوَ الَّذِي يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ** یعنی خدا تعالیٰ ہے وہ کہ رحمت کرتا ہی
 او پر تمہارا و فرشتے اسکی پاک استغفار کرتے ہیں تو مراد صلوٰۃ خدا تعالیٰ سے رحمت ہے نہ صلوٰۃ
 آدمیوں جیسے کہ آدمیوں کی صلوٰۃ دعا ہے اور مراد صلوٰۃ فرشتوں کی استغفار استغفار کہ یہ بتائیں ہے اور
 آیہ **مَكَرُوا مَكْرًا اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرٌ لِّمَا كُفِّرْنَ** یعنی فریب کیا اوہوں نے اور جزا کر کے
 دیوی گا خدا او کو اور وہ بہترین جزا دینے والا ہے کر کے اور آیہ **يُنَادِ عَوْنَ اللَّهِ وَ
 هُوَ خَادِعُهُمْ** یعنی فریب کرتے ہیں خدا سے اور خدا جزا او کی فریب کی دینی والا ہے اور آیت

وَاللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهٖمْ **بسم** یعنی خدا تعالیٰ جزاؤں کی ستم بازی دیوگیا اور آیہ
 سَخَّرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ یعنی جزاؤں کی تسخیر کی دیوگیا اور آیہ نَسُوا اللّٰهَ فَبِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُ
 یعنی وہ بھول گئی خدا کو اور جزاؤں کی ستم بازی کی بھولنی کی تو مراد ان آیتوں میں کیا اور قریب اور
 اور تسخیر اور نسیان سے ایسہ ہے کہ خدا تعالیٰ کام کر گیا اور نئے انکی کر نیکی موافق یعنی جزا دیگا انکو انکی انعاموں کے
 سوا انکی طرح سے فرمایا انکی انعامات مستعمل سے نہ یہ کہ معاذ اللہ خدا تعالیٰ حقیقت کر د فریب وغیرہ فعال
 مذکورہ کام تک پہنچو کہ وہ پاک اور منترہ ہوں با تو نئے چنانچہ عقل سلیم ہی کو ایسی دیتی ہے اسکی اور سوا
 اسکی اور بہتر ہے آیتیں میں ایسی کہ بغیر تاویل کے ہرگز وہ ان لفظی معنی روا نہیں سو اس طرح جن حدیثوں میں
 ایسی قسم کے الفاظ ہوں تو وہ ان ہی اسطرح مآول میں لیکن بعض اخباری صاحبوں میں سے کہ ظاہر میں
 تو دعویٰ ہے اخباریت کا اور باطن میں پیرو غلات جو عقائد غلات جیسا کہ بتی میں لوگوں کی دکھائیگو
 واسطی عیب پوشی کی اپنی ایسی مقولات میں تاویل اور مجاز کو ظاہر کرتے ہیں جہاں شائبہ تشبیہ مخفی کفر
 ہی چنانچہ از بخار علی نفس اللہ کہنا ہے کہ جب اس کہنی پر کوئی درگیر کرے تو وہ بات رکھ دمار و
 پیش آتی ہیں از بس واضح ہے کہ اگر حقیقت دیکھو تو یہی کہنا کہ ہے کیونکہ مخلوق و مصنوع خالق غفر
 خالق صانع نہیں اور جو کہوں کہ مجاز اگتے ہیں تو یہی صریح ناجائز و زار و اس کیونکہ تم سے مجاز کی جائز نہیں
 ظاہر ہے کہ خالق اور مخلوق میں کسی طرح کی مجاہست نہیں بلکہ دیکھتے ہو ظاہر ہو چکا ہے کہ خالق وہ ہے کہ
 پس مکشہ شی و لا یقاس بشی اور کسی حدیث و خبر سے اطلاق و استعمال ایسے کلمہ کا انبیاء و ائمہ کی لئے
 نہیں پایا جاتا تو نہ ہر کوئی قریہ کو کسی مجاہست کو کسی خبر تمہیں ابازت دیتی ہے اس جرات و جسارت
 کی جس مجاز سے منطہ تشبیہ صاف ظاہر ہے اور کوئی تاویل معتد بہ نہیں کیونکہ اگر قیاس تخت وین
 روحی ای روح مخلوق نفس سے مراد نفس مخلوق کیونگی تو قطع نظر از کتاب ممنوع العقیدہ اور مخالف دما
 انکی ہی کوئی مفاد اور حسن مرع حاصل نہیں بلکہ مفادہ اور غور سے دیکھو تو مثل سائر الناس کہنا
 ہے کیونکہ عقل سلیم جانتی ہے کہ اس کہنی سے کوئی فضیلت نہیں حاصل ہوتی سب نفس مخلوق خدا میں
 ان نفس رسول کہنا البتہ بموجب نص قرآنی اور مجاہست ہی ظاہر اور فضیلت ہویدا تو نفس

کہنے میں بحرِ منطہ تشبیہ کے کہ سرسہر سورشِ شرک و کفر ہے کوئی مفاد حاصل نہیں اگر خیال تاویل
 آیہ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي غَيْبٍ اس جگہ ہی تاویل کا کام فرمادیں یا جو از سر تہد پر قیاس کریں تو یہی
 صاحبِ ادراک سلیم فوراً کہی کوئی فائدہ درج و فضیلت معتد بہ بحرِ منطہ تشبیہ اور غنی لغت کلماتِ انجائزۃ اور علما
 ستین کے حاصل نہیں کیا لہٰذا مخفی علی الما ہر لفظن نسبتہ نور خدا کہنا جو جب حدیثِ نور اور مفاد درج
 فضل اور حسنِ صفتِ نور مخلوق خدا مثل روح مخلوق خدا تمہیں ملے حسن کیونکہ فضیلتِ خلقتِ نور انکی
 خصائص و فضائل سے ہی ظاہر ہے اکثر کم مایہ الفاظ زیارتِ ماثورہ دیکھ کر دہو کی مین پڑنے میں یکین ^{میں}
 دیکھنے نہیں کہ وہ ان کس رنگ و رنگ سی ہیں وہ ان منطہ تشبیہ میں بیانِ صاف منطہ تشبیہ ہے سو با و ہوا
 خبر محمد بن عوفی جو ذکر قدرتِ باری میں اوپر مذکور ہوئی ہے کہ صَفْرُ مَنْطَةٍ پر آگ ہو قدرت کی امام نے قابلِ کوثر
 فرمایا تو قابلِ علی نفسِ تہ کا شرک تو بطریقِ اولی ہویدا ہوگا اور قیاسل سکا مشابہاتِ کتاب و سنت
 پر اور خیالِ سابقہ ہی بیانِ سورشِ ضلالت و ضلال اور ناروا اور خام خیال ہے اکثر مخالفین غلات
 وغیرہ اس قسم کے الفاظ میں جو کہ حسبِ تصریح ^{اولیٰ میں} صَدَّقَ مَوْلَانِي مَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ هَلَكَ فِي أَثْنَانٍ وَلَا ذَنْبَ لِي فُحْبُ غَالٍ وَعَدُوٌّ قَالِ
 یعنی جنابِ امیر نے فرمایا کہ ہلاک ہوتی ہیں دربابِ میر و شخص ایک تو دوست حد سے گزرنے والا ہے
 جو کہ مجھ کو معاذ اللہ مثلاً خدا کی نسبت اور خدا کی صفات مخصوصہ کی نسبت خلا حکم خدا رسول دیکو اور ایک
 دشمن شدید بغض کیجئے اور امام رضا فرماتے ہیں کہ یوں ہی فرمایا يَهْلِكُ فِي أَثْنَانٍ وَلَا ذَنْبَ
لِي مُحِبِّ مَقْرُطٍ وَمُبْغِضٍ مَقْرُطٍ وَأَنَا أَبْرَأُ إِلَى اللَّهِ فِيمَنْ يَخْلُوفِينَا
فِرْعَانًا فَوْقَ حَدِّ نَاكِزَاتِ عَيْسَى بْنِ مَرْيَمَ مِنَ النَّصَارَى یعنی ہلاک
 ہوتی ہیں میرا باب میں دشمن ایک تو دوست حد سے گزرنے والا دوسرا دشمن حد سے گزرنے والا
 اور میں ایرا کرتا ہوں طرفِ خدا کے دشمن شخص سے کہ حد زیادہ گزرے بیچ ہمارے پس لیند کرے ہکو زیادہ ہمارے
 حد سے اور تھوڑے دور بعد فرمایا کہ یہ دو شخص گڑبی میں پڑنے میں جو شخص کہ دعویٰ کرے واسطے
 انبیاء کے خدائیکا اور واسطی ایسے کے خدائیکا یا نبوت کا یا واسطی غیر ائمہ کے امامت کا ہم اس سے بیزار ہیں

بین بیچ دنیا و آخرت کے اور یہی عیون اخبار الرضا اور کافی میں حدیث طویل ہے سہاب میں حاصل
 ہو سکا اس جگہ مختصر ساتھ توضیح کے جانا چاہیے کہ پروردگار عالم نے بقول اسکی کہ آدمی سے کلام چاہے
 اسکی فہمید اور سمجھ کے کرنا چاہیے چنانچہ از بس مشہور ہے قُلْ كُلُّ النَّاسِ عَلَى قَدَرٍ عَقْلٍ لِّهٖم
 بموجب محاورہ اور عادات اوںکی کلام کے کلام نہایت مناسب اور ضرور جتنا کہ وہ بخوبی سمجھ سکیں
 تعمیل حکام میں کوئی حجت کسیکو باقی نہ رہے تو ایسے الفاظ و اسما سے خطاب فرمایا جسے یہ سمجھیں
 اور اپنی لٹی لپی ایسے اسما صفاتی اختیار کئی جنسے کہ لوگ وقت طاعت و عبادت کی پکار میں اور خود یہی
 اور نہیں لغو لٹسے اوںکو اپنی قدرت کاملہ سے خطاب فرمایا اور کلام کیا کہ یہ اس میں ہی ایسے الفاظ
 سے خطاب کرتے ہیں چنانچہ مثلاً سَمِيعٌ وَبَصِيرٌ وَتَوَّابٌ وَكَافٍ وَتَوَّابٌ وَتَوَّابٌ وَتَوَّابٌ
 انکی بہتر اسما صفاتی ہیں کہ مشہور ہیں سبب شترک ان ناموںکی بہتر اسما صفاتی ہیں انین کی مخلوق کے
 لئی یہی مستقل ہیں اور بہتر اسما صفاتی ہیں چنانچہ شترک میں یعنی پروردگار عالم ہی انکی ساتھ موصوف
 اور مخلوق ہی خصوصاً اکثر اسما شترک نیک صفاتوںکی پیروی اور ایمید بد میں بہتر شترک پاسی چاہیں
 غالیوں تو وسطی ثابت کرنے غلو کے اور قالیوں نے بسبب دشمنی کی بطریق اعتراض کے ائمہ سے کہا کہ تم تو
 کہتے ہو کہ خدا اسکا کی مانند مرتبہ کمال اور صفہ میں کوئی نہیں تو تم ایسی صفاتوںکی نامونین کیونکر شترک
 ہو گئی اور اپنے نام بہتر سے دینے کیون اختیار کئی جب تمہی دینے نام کہی تو بہر دلیل ہے اسبات پر
 کہ تم ہی مثل خدا کی ہو معاذ اللہ سو اوںکو جواب دیا گیا اور قایل کیا گیا کہ فی الحقیقت پروردگار نے
 لازم کئی ہیں اپنے بندوںکی لئے بعض بعض اسما اپنے اسما سے لیکن انفس الامر و حقیقت میں معانی مختلف
 ہیں یعنی جسطرح سے خدا تعالیٰ کے لئی معانی اوںکی بالذات بے احتیاج کیسی صادق ہیں اور اوسین
 پاسے جاتی ہیں ہم مخلوق میں ہرگز اس طرح نہیں یعنی مشابہت ہر علم کی کہ پروردگار جو عالم کہتا
 ہے تو صفت علم اوسین بالذات ہی اصلی تغیر حاصل کر نیکیا سیکھنے کے غرض بغیر کسی حیاتیات کی اور یہ بات
 بھی اسکی لئی نہیں کہ وہ پہلے کسی چیز کا عالم نہیں تھا پھر اوسین علم پیدا ہو گیا یا یہ کہ معاذ اللہ علم
 اسکا کہی جاتا ہی رہے بلکہ وہ عالم بالذات ہے بغیر احتیاج کسی سبب اور مدد مذکور وغیرہ قسم کے

اسباب کی اور علم اور سکا کبریٰ نہیں جاتا اور مخلوق کو جو عالم کہتے ہیں تو اس کا علم بالذات نہیں
 ملکہ پیدا ہوتا ہے سیکھنے سے یا الہام سے یا وحی سے اور ہمیشہ سے مخلوق عالم نہیں اور محتاج ہے ساتھ
 فکر و غور کے اور یا الہام و انفا کی اور بہتیرے اسباب کی اور پیدا کنندہ کی اور اس کا علم جتنا رہتا ہو ایک
 وقت علم ہی ایک وقت نہیں یا مثلاً صفت سماعت کی ہے کہ پروردگار عالم کا جو سمیع نام ہے یعنی سنے
 تو وہ کسی شور و آواز سے کان کی یا کیلی اشارہ سنی ہونٹ کی نہیں سننا اور سمجھنا بلکہ سب کی بائیں آواز
 اور غیر آواز اور سپر و سکی علم ذاتی سے منکشف ہیں نہ سطح کہ جیسے مخلوق بسبب شور و آواز کا تو سکی یا ہونٹ کے
 اشارہ سے سنتے ہیں اور سمجھتے ہیں اور سطح صفت بصارت کہ خدا کا نام بصیر ہی ہے اور مخلوق کا بھی تو غلہ
 جو دیکھتا ہے تو قدرت کاملہ ذاتی سے سب کچھ اور سپر ہو یا ہے بغیر کسی احتیاج اور سبب تیلی انکھ کے یا اشارہ کے
 اور مخلوق جو ہے وہ محتاج ہے انکھ کی بصارت وغیرہ کا اور سطح صفت قیام کی کہ خدا تعالیٰ کا جو قائم نام ہے
 تو معاد ہند نہ سطح کہ وہ کھڑا ہوتا ہے پاؤں سے جیسا کہ مخلوقات بلکہ مخلوقات محتاج ہے پاؤں کی قوت کے
 بہتری یا تو سکی اور پروردگار جو قائم کہلاتا ہے تو معنی یہ ہے کہ وہ ہمیشہ حافظ اور موجود ہے اور باقی
 اور کافی ہے کہ ان معنوں میں یہ لفظ ہمارے ہمارے غاورہ میں بھی بہت مستعمل ہے سو سطح لطیف ہے کہ
 حیثیت پروردگار عالم کو لطیف کہو تو یہ معنی غور کہ پروردگار عالم پاک اور برہم ہے اس کے دریا ہو سکی عقل
 اسے پاسکی یا غرض اور فکر اور تعمق سے جانا جائے حال انکہ موجود ہے کوئی شے ہر نہیں اس کی قدرت از خود
 باوجود اور کہ میں نہیں کہا جاتا بالجلد وہ پاک ہے اس کے سطح سے حد کیا جاوے ساتھ کسی ایسے صفت کے
 اور لطافت جو مخلوقات سے نسبت کی جاتی ہے یعنی مخلوق کو جو لطیف کہتے ہیں تو وہ ان چوٹا پن اور کمی
 اور صفائی اور نر اک سطح وغیرہ باتیں مقصود ہیں سطح سے خبر ہے کہ حیثیت یہ نام ہے خدا تعالیٰ کا تو معنی
 یہ ہے کہ وہ ہر شے پر خبر رکھتا ہے یعنی کوئی شے اس سے غائب نہیں بغیر کسی احتیاج اور سبب تجربہ
 یا انگی دینی دلی چیز کے کیونکہ وہ ہمیشہ ہے خود بالذات خبر رکھتا ہے اور مخلوق جو خبر کہلاتا ہے تو وہ محتاج
 بخبر و تجربہ و اسباب ہوتا ہے تو اس میں شک نہیں کہ اس کے صفات مذکورہ بظاہر کہ ہیں اور جمع ہوتی ہیں
 پروردگار کے لئی ہی اور مخلوق کی لئی ہی لیکن مختلف میں دقت علیٰ ہذا بہتیرے اسما سطح سے

ہے بین کہ تفصیل انکی موجب تطویل ہے مثال کے لئے اسقدر التفاسیر الخضر کے معنی حقیقت میں مختلف
 ہیں اگرچہ لفظ دسما مشترک میں اور یہ بات یعنی یہ کہ ایک لفظ ہوا اور معنی مختلف ہونے کے ایک لفظ
 اور دو یا زیادہ معنی ہوں یا ایک معنی حقیقی اور ایک مجازی ہونے میں ہمارے زبان اور عادت اور محاورہ میں
 یہی بہتیرے جگہ موجود ہیں اور اس پر کلام کو گوئی دلیل ظاہر ہے چنانچہ مثلاً لفظ میں ایک لفظ ہی اسکی کہنے
 معنی میں انکہ اور شریک اور چشمہ زانو اور آفتاب اور دید بان اور جاسوس اور نال اور نفس وغیرہ لفظ
 بولی ایک لفظ ہی اس کے کہنے معنی میں اولیٰ باہر آقا اور سردار اور غلام اور چچا کا بیٹا اور داد اور بہن
 اور ہمسایہ اور مددگار وغیرہ اسکی کثیرہ یا لفظ نظر کہ اسکی معنی میں دیکھنے کے کسی چیز کو ساتھ نال کے
 اور بھی چشمہ کی امید کے اور مثلاً شیر اور گدھا یا گت اور شیرین اور تلخ وغیرہ اکثر نام میں کہ انسان کو مثلاً
 حبسوت کہتے ہیں کہ فلانا آدمی شیر ہے یا گدھا ہے یا گت ہے یا عیثیٰ ہے یا گردا ہے یا سوا اسکی تو یہ ہر داد
 ہرگز نہیں ہوتی کہ وہ آدمی شیر یا گدھا وغیرہ اصلی حقیقی ہے بلکہ مجازاً ہوتی ہیں تو ظاہر ہے کہ ہمارے
 استعمال میں ایک لفظ دو معنوں میں حقیقی اور مجازی ہوں یہی استعمال ہوتا ہے ایک معنی حقیقی بطریق اصلی اور کمال
 حقیقت کے اور دوسرا بطریق غیر حقیقی اور غیر کمال کے تو جتنے اسانہ کو رہے جو جوت پر دگر عالم پر اطلاق
 کئی جاتے ہیں وہ بطریق حقیقت اور اصلیت اور کمال ذاتی کے ہیں اور جب مخلوق پر اطلاق کئی جاتی ہیں
 تو بطریق غیر حقیقت اور عدم کمال کے بولی جاتے ہیں کیونکہ خدا میں باندات بغیر احتیاج کی اور مخلوق میں
 کہ وہ خود ممکن و محتاج ہیں کیسی ہی صفات اور اسما حسنہ یا جاوید اور اطلاق کئی جاوید عطا پر در دہا
 اور غایت سے اسکی میں تو مشترک ہونے سے ہماری معاذ شریک ساتھ خدا کی نہیں ہو سکتی بلکہ تو
 کہتا ہے کہ کمال حق پر غلات وغیرہ مغرضین مخالفین کا کہ صرف ائمہ کو ایسے خیالوں پر معاذ شریک
 گردانیں خدا کا خدا کی بہتیرے صفات میں اور اکثر اسما عام تمام انہوں میں ہی اس طرح شریک پاجاتی ہیں
 یہ کہ اوائسہ کم ہیں تو انہیں ائمہ کی شریک و شریک کر نیکی معاذ شریک کی خصوصیت پر وہ بھی مثل صوفیہ صفات
 اللہ کے تمام حیوان و انسان کی لئے بھلا ہوا دست اپنا مونیہ کالا کرین تو زیبا ہے **ف** واضح ہو
 بتیروز اور ائمہ کہ در باب اختیار انکی اپنی جگہ خاص ہے اور علیہم السلام ج اولیٰ واضح ہو انکی

اور بھی چشمہ کی امید کے اور مثلاً شیر اور گدھا یا گت اور شیرین اور تلخ وغیرہ اکثر نام میں کہ انسان کو مثلاً
 حبسوت کہتے ہیں کہ فلانا آدمی شیر ہے یا گدھا ہے یا گت ہے یا عیثیٰ ہے یا گردا ہے یا سوا اسکی تو یہ ہر داد
 ہرگز نہیں ہوتی کہ وہ آدمی شیر یا گدھا وغیرہ اصلی حقیقی ہے بلکہ مجازاً ہوتی ہیں تو ظاہر ہے کہ ہمارے
 استعمال میں ایک لفظ دو معنوں میں حقیقی اور مجازی ہوں یہی استعمال ہوتا ہے ایک معنی حقیقی بطریق اصلی اور کمال
 حقیقت کے اور دوسرا بطریق غیر حقیقی اور غیر کمال کے تو جتنے اسانہ کو رہے جو جوت پر دگر عالم پر اطلاق
 کئی جاتے ہیں وہ بطریق حقیقت اور اصلیت اور کمال ذاتی کے ہیں اور جب مخلوق پر اطلاق کئی جاتی ہیں
 تو بطریق غیر حقیقت اور عدم کمال کے بولی جاتے ہیں کیونکہ خدا میں باندات بغیر احتیاج کی اور مخلوق میں
 کہ وہ خود ممکن و محتاج ہیں کیسی ہی صفات اور اسما حسنہ یا جاوید اور اطلاق کئی جاوید عطا پر در دہا
 اور غایت سے اسکی میں تو مشترک ہونے سے ہماری معاذ شریک ساتھ خدا کی نہیں ہو سکتی بلکہ تو
 کہتا ہے کہ کمال حق پر غلات وغیرہ مغرضین مخالفین کا کہ صرف ائمہ کو ایسے خیالوں پر معاذ شریک
 گردانیں خدا کا خدا کی بہتیرے صفات میں اور اکثر اسما عام تمام انہوں میں ہی اس طرح شریک پاجاتی ہیں
 یہ کہ اوائسہ کم ہیں تو انہیں ائمہ کی شریک و شریک کر نیکی معاذ شریک کی خصوصیت پر وہ بھی مثل صوفیہ صفات
 اللہ کے تمام حیوان و انسان کی لئے بھلا ہوا دست اپنا مونیہ کالا کرین تو زیبا ہے **ف** واضح ہو
 بتیروز اور ائمہ کہ در باب اختیار انکی اپنی جگہ خاص ہے اور علیہم السلام ج اولیٰ واضح ہو انکی

ہم تمام مخلوقات کی نسبت ہزاران ہزار بلکہ بے شمار درجوں کے اعلیٰ اور افضل ہیں لیکن میں حیث الخالق
 والمخلوق نسبت اوکلی سا نہ خالق کل مخلوق کی یہی ہے کہ پروردگار عالم کے بندہ ہونے میں حسبِ مخلوق
 میں اور صفاتِ محققہ پروردگار عالم میں مثل تجرد اور توحید اور خالقیت اور ربانیت اور بی نیاز و غیر مضاف
 مختصہ باری کی ہرگز شریک اور شبیہ نہیں کرنا چاہیے یہ صفات میں حقیقہً سو خاصات پاک پروردگار کے
 کسی ذرشتہ یا انبیاء و صیالیاء و یا غرض کسی مخلوق کی لئی نہیں طالب ایمان پر اسی عجاہ میں نشانہ تفصیل
 اپنے مقام پر ظاہر ہو گا کہ درباب تفویض حضور جناب حضرت امام محمد جعفر صادق ع میں ربانی اولاد عبد اللہ
 بن سبا کے عرض ہے کہ ایک شخص کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے محمد و علی کو پیدا کیا اور سوئے دے اور کو تمام کام عالم کے
 پیران دونوں بزرگوں نے تمام عالم کو پیدا کیا اور رزق دیا اور زندگی اور موت دی حضرت امام نے فرمایا
 کہ یہوے کہا دشمنِ خدا ہے اور آریہ ام جعلی اللہ شرکاء ارشاد کی تا قل اللہ خالق کل شیء
 وهو الواحد القہار یعنی آیا مقرر کئے ہیں اوہوں نے دہسٹی اللہ کے شریک نہ پیدا کیا اور
 نے مانند پیدا نہیں اوسکی کے کہ متشابہ ہو گیا ہو پیدا کرنا تو نہ کا اور پران کفار کے کہہ تو ای محمد کہ اللہ پیدا کرنے
 والا ہی رہ چیز کا اور وہ اللہ اکیلا ہے غالب فظ ان انبیاء و خصوصاً ہمارے پیغمبر آخر الزمان ختم المرسلین
 اور اوکلی اہلبیت طارۃ ہمیں شک نہیں کہ تمام مخلوقات سے ایسے اعلیٰ اور افضل اور متاثر و مراض ہیں کہ
 پروردگار عالم نے دہسٹی تصدیق نبی اور وصی کی معجزات حاکمی یعنی قوت حاجت انکی بات سی معجزات
 جاری کئی اور وہ انکی زندگی اور موت وغیرہ امور میں جار کرتا ہی چاہیے احادیث کثیرہ ائمہ سنی و ائمہ
 ہوید اسی جناب صاحب العصر و الزمان علیہ و علی اہلہ الکرام الف الف لاف بصلوۃ و سلام تو قیوم رفیع میں
 فرماتے ہیں کہ پروردگار عالم وہ ہے کہ پیدا کیا دسے جسم کو اور قسمت کئی رزق نہیں ہر وہ جسم نہیں
 وہ حلول کر نیو الاجسم میں نہیں ہر مثل اوسکی کوئی شے وہ ہی سمیع و بصیر تحقیق ائمہ سوال کرتے ہیں خدا
 پس خدا پیدا کرتا ہے اور ائمہ سوال کرتے ہیں پس خدا رزق دیتا ہی فقط الحاصل کہ انبیاء اور ائمہ جو
 جو دعا کرتے ہیں جسکا ترجمہ ہے چاہنا تو جو یہ خدا سے چاہتے ہیں تو دہسٹی اظہار انکی معجزہ کی پروردگار
 انکے ہاتھ پر فوراً جارے کرتا ہے موصفاتِ مخلوقیت مذکورہ میں خالق سے وہی نسبت ہے جو کہ

جو کہ مخلوق کو ہوتی ہے یعنی احتیاج بخالق کہ پروردگار عالم ہے جل جلالہ مگر اور مخلوق رعایا
 برائیا سے جو انکو فضل و امتیاز اور فخر و اعجاز پروردگار نے مرحمت کیا ہے مثل عصمت و طہارت اور قرب
 منزلت اور خرق عادات اور معجزات اور علم لدن اور کمالات وہ اور مخلوق میں نہیں بلکہ کسی اور
 مخلوق کو اور ان صفات حسنہ میں نسبت بھی نہیں الحاصل کہ بہتیرے اسماء صفات حسنہ مشترکہ اور سہا
 غیر تخصیص میں کہ تمام مخلوقات اور خالق ارض و سموات اور زمین و آسمان تو اس سے شرکت اور
 تشبیہ نہیں لازم آتی اور ہرگز ایسا خیال نہیں چاہیے کیونکہ وہ معنائیں بالذات اور بوجہ کمال اور اتم
 دہی نیاز خاص پروردگار ہی میں ہیں اور مخلوق میں بوجہ احتیاج تو سہا مختلف ہیں اور بہر نام مخلوق
 اور انبیاء و اوصیاء خاصہ صابغہ آخر الزمان و ائمہ ہدیٰ میں جو صفات مشترکہ ہیں تو رعایا میں اور انہیں
 بھی نسبت نسبت خصوصیت اور کمال و نقص کی ہے یعنی انبیاء و ائمہ میں نسبت اور مخلوقات کے جو کمال و
 ہے وہ کہ سب کو نہیں مثلاً جو علم انبیاء کو بطریق الہام و وحی و انقا حضرت باری کی حاضر و غایہ کا ہے اور ائمہ
 کو باخبار و تعلیم پیغمبر ہے کسی مخلوق کو اصلاً ان سے نسبت نہیں انکو جو کسب طاعت الہی حاصل ہے انکو
 کسب طاعت الہیہ بہتیرے صفات حسنہ میں ممتاز اور اعلیٰ افضل میں سب مخلوقات رعایا کے تفصیل اس کی
 بابت عقائد ائمہ میں بیان ہوگی یہاں مختصر بطریق تفصیل اتنا بس ہے کہ ائمہ وہ مخلوق میں کہ ان کی سایہ میں
 ہوتا ائمہ وہ مخلوق میں کہ کلمہ شہادتین پڑھتے ہو ماکہ پیٹ سے پیدا ہوئے ہیں سو میں انہیں ان کے
 اور نہیں سوتا دل اور کما پرست کی طرف کی چیز ایسے دیکھتے ہیں جیسے سامنے ہے سہا تمام اعدا اور اجا کی تا
 قیامت انکو معلوم ہے میں تعلیم پیغمبر ائمہ نوید میں ساتھ روح قدس کے ان کی لئی ایک نمود ہے کہ دیکھتے ہیں
 تمام اعمال اور لوگوں کی مگر ان بسط و قبض ہے ان کی لئے یہی کہ جب طہری تو سب معلوم ہوتا ہے اور حسب وقت
 قبض ہے تو نہیں یہ ایک صفت ہی علم کہ ان سے اور مخلوق کو کیا نسبت غلات حمقا ایسی ہی باتوں سے جو
 تو ہم میں پڑتے ہیں یہ کوتاہی فہم ہے ان کی نہیں دیکھتے کہ انبیاء و ائمہ سب مخلوق میں باب کی صلب
 سے ماکہ پیٹ سے پیدا ہوئے ہیں تناکح و تناسل ہے صحت اور مرض اور کیا ناپا بول و غایط سونا جا
 زندگی موت وغیرہ صفات ظاہری ناس اکثر عارض ہوتے ہیں بہر خدا اور شبہ خدا کہنا یعنی نہ کوئی قتل نہ

اور پیغمبر کو
 وحی و تعلیم
 پروردگار کے

آدمی نہیں تحریر کر سکتا کہ جس شخص میں بائین عباد کی اور استیاج ضروری عباد کی موجود ہوں اور یہ ہوں
 ہوں اور خودہ اقرار یہی کہ مخلوقیت و عبودیت کا پہلو سے خالق و معبود کہا جاوے اور نفس الامر میں اگر غور
 کیا جاوے تو خود یہ حقا اپنے خالق و معبود کو چھوٹا جانے میں کہ صفات قبیحہ سے یعنی کذب سے اپنے خالق کو
 سمجھتے ہیں اور رد کرتے ہیں اور سلی حکم کو کیونکہ وہ نواقرا کرین عبودیت کا اور نہم کرین کہ ہکو خدا نہ کہو چکا
 تمام کتاب احادیث اسی پہر پڑے ہیں حتیٰ کہ نماز میں تہجد خاتمہ نماز ہی اقرار عبودیت رسول مقبول قبل از اقرار
 ہے اور یہ غیر تاکید پر تاکید فرمادین کہ مجھی عبد کہو چنانچہ آغا امام رفعا سے مختصر لکھا جاتا ہے کہ فرمایا
 غیب پیر خدا نے کہ مت ادبھا و بلند مجھ کو زیادہ سیر رتبہ سے تحقیق پروردگار نے مجھی بندہ کر اقبل اسکی کہ
 پکڑے مجھی نبی یعنی بندہ پیدا کیا پہر نبی گردانا اور ظاہر ہے کہ ائمہ از حجاب مولیٰ تا مہدیٰ اوصیا ائ
 اہلبیت ذریۃ انہیں رسول مقبول کے بالجلد یہ سب نواقرا کرین کہ ہمندگان خدا میں اور موبد برود
 بے شک اور یہ خود تاکید کرین کہ پروردگار لاشرک دی نظیر کیا معبود ہے اور یہ غلات حقا انہیں
 کو خدا کہیں ان ہذا نشی عجب بلکہ جب واضح ہے کہ علم اور معجزات اور صفات حسنہ جو کہ او مخلوق نہیں ہیں
 وہ عطا خالق علام الغیوب انہیں میں جو کہ انکی خصائص میں توبہ کمال عظمت قدرت حضرت ذوالجلال او
 ظہور ثبوت کمال عظمت قدرت عطا پروردگار اور کمال قرب و منزلت اور علو مرتبت انکا کیون نہیں خیال کرتے
 کہ یہ ایسے مخلوق نوری ہیں کہ اوسنے اپنے ان مخلوق کو بعطا علو فضائل خاص ہیا ممتاز کیا توبہ دلیل
 زیادہ ہی کمال وحدت او عظمت وجلال اور قدرت کاملہ پروردگار کیا دے مثال و خالق بے ہمتا پروردگار
 شکستہ تشبیہ پر یاد رہے کہ عقل ہسا نکو پروردگار عالم نے بڑی نعمت عظمیٰ جو ہر لطیف بی بدلی عطا کی ہے
 اور یہ ہی اہل حق کے نزدیک ایک حجت ہی پروردگار کی برضلا اشاعرہ کی کہ وہ عقل نقل سے بے بہرہ نہ کہ
 حجت کی میں آغا امام موسیٰ کاظم فرماتے ہیں کہ پروردگار کی دو حجتیں ہیں خلقت پر ایک حجت ظاہری اور
 ایک باطنی حجت ظاہری تو انبیا اور باطنی عقل تو قطع نظر نقل عقلا ہی دیکھ لو کہ جب انہیں صفات مخلوق
 بموجب ہر اہل ظاہر ہے کہ موجود ہیں تو زیادہ تر اوس خالق کی بنا دی ہمتا کی وجود او عظمت و جلال
 کا ثبوت اس سے زیادہ اور کیا خیال کرنا چاہیے کہ یہ مخلوق ایسے ہیں تو وہ خالق جسے انکو خلق کیا

کیا وہ کیا ہے جسے اپنی ان خاص نبردگو ایسے صفات اور معجزات اور علوم سے متاثر کیا ہے اور پرہیزگار بندہ
 اوسے نیاز کے ایک خبر اعلیٰ علم کے تغیر علاء الا زمان سے مختصر لکھی جاتی ہے ایک روز حضرت موسیٰؑ
 خطبہ پڑھتے تھے ایک شخص نے اوسے سوال کیا کہ کوئی شخص روی زمین پر تم سے زیادہ عالم ہے یا نہیں حضرت
 موسیٰؑ نے فرمایا کہ کوئی نہیں پروردگار عالم کا حکم ہوا کہ یہ نہ کہو سارا بندہ حضرت سے زیادہ عالم ہے مختصر کہ حضرت
 موسیٰؑ بعد اجازت پروردگار کے حضرت خضرؑ پاس پہنچی اوس حالت میں کہ وہ دریا پر تھے جسوقت یہ سامنے
 گئی حضرت خضرؑ کے تو ادھون کہا کہ اسلام علیک یا نبی بنی اسرائیل حضرت موسیٰؑ تعجب میں ہو اور کہا کہ آپ
 مجھے کیونکر پہچان رہے ہیں اس صفت سے جانا ادھون نے کہا کہ جس پروردگار نے تمہیں بیان بھیجا اوسے مجھے بھی یہی
 بتا دیا اتنے میں ایک جانور آیا اور دھن دھن دھن سے ایک قطرہ چرچ میں لیکر اپنے پر وں پر ڈالا اور چلا گیا
 حضرت خضرؑ نے حضرت موسیٰؑ سے کہا کہ تم جانتے ہو اس میں کیا حکمت ہے ادھون نے کہا کہ پروردگار عالم بہتر
 جانتا ہے اور جو تم اوسکی غایت جانتے ہو فرماؤ حضرت خضرؑ نے فرمایا کہ یہ جو قطرہ اس جانور نے اوسریا ہی
 چرچ میں لیکر ڈالا حکمت اسکی جانو کہ پروردگار عالم علام الغیوب کے غایت سی جو علم نبی اسرائیل کو ہی ماحول
 اوس سے عاجز ہے اور جو تمکو ہے تمام نبی اسرائیل اوس سے عاجز ہیں اور جو تمکو ہی تمام نبی اسرائیل اوس سے عاجز ہو
 اور پرہیزگار جو علم تمکو اور تمام نبی اسرائیل کو اور سبکو ہی دریا علم حضرت پروردگار عالم الغیوب کے
 مقابلہ میں منبر لے اس قطرہ کے ہے اور فرمایا حضرت موسیٰؑ کا علم مرنے کے جو سوال خضرؑ موسیٰؑ سے کرتے تو
 ہم جواب دیکھتے ہیں اور جو سوال ہم اوسے کرتے تو وہ جواب نہ دے سکتی یعنی جو علم سیر خدا اور اوسکی
 بعدائیمہ کو کہ وراثت اس علم کے ہیں عطا ہو اوسکی آگے علم خضرؑ اور موسیٰؑ اور تمام نبی اسرائیل اور تمام
 کا اوسطرح عاجز ہے اور پیراؤ کا اور اوسکا علم دریا علم پروردگار کے آگے منبر لے قطرہ کی ہے
 بعضے کم بضاعت بے ادب ائمہ کو بے محابا مثل سائر ناس کہہ دیتے ہیں اور معجزات و فضائل مختصر منصوص
 کے نفسانیت سے عوام کے سامنے گفتگو میں سرخرو چہرہ بکی سنکر ہوجاتے ہیں محض حیات یا تجاہل ہے
 اور پروردگار و ائمہ اہل ہار کے حضور میں بیان ہی ضار و کبار کے روبرو انجام کو زرد و ہونا ہے
 نہیں دیکھنے کو علامان خاص باب مدینہ علم اتباع حج خدا ہمیشہ موجود ہیں نور احدی کسی کے اٹھانے

جاسکتا تو جنہیں کو جائیے دیکھیں کتاب میں لایا ہے وہ عقیقہ میں کہ جابر بنہ سے حدیث طویل ہے میں مختصر آ
 بیان کرتا ہوں کہ ایک روز سینہ خدایہ حال ہو لو دیان فرما رہے تھے ارشاد کیا کہ مکی پیٹ میں جو کچھ پڑتا ہے تو لے کر
 لگا ہوتا ہے تو مونہہ اوسکا پیٹ یعنی شہدہ کو کسٹیرف ہوتا ہے اور جو لڑکے ہوتی ہے تو پیٹ یعنی شکم کسٹیرف اور
 دو نو ہاتھ اوسکی اپنی حصار و سپر اور ٹھوڑی اوسکی اپنی دو نو زانو و ن پرشل ہٹ ایک عکس کے اندو بنا
 اور لپٹا ہوا ہوتا ہے اسٹرون میں بچے ناف کی ماں سے ماں کی ناف تک کہ ناف میں سے غذا نکالتا ہے اپنی مائی کہا
 میں سے اور جب پیدا ہوتا ہے تو بچہ ہے اور زرق و برق مقدار اوسکا مکی پیٹ سے قطع ہو جاتا ہے تو ایک مرتبہ مقدار
 کیا ہوا پر دو گار کا اوسے صدمہ دیتا ہے غرض وہ روتا ہوا پیدا ہوتا ہے نہایت خوف میں اور دکھ میں کہ اگر
 اوسے ہوا ہی گنتی ہے نہ ہاتھ چھو جاتا ہے تو نہایت دکھ ہوتا ہے جیسے کہاں اوسے گوشت کو پہنچے سے دکھ
 ہوتا ہے اور اوسے بہوک اور پیاس ہوتی ہے لیکن نہ قدرت کہاں کی ہوتی ہے نہ مینی کی اور درد ہوتا ہے لیکن
 فریاد نہیں کر سکتا چہ در و گار عالم کو ہسیا ہر بان کرتا ہے کہ وہ اوسکی بہوک پیاس کی خبر داری کرتی ہے اور
 اوسکی ایک چھاتی میں بہوک کی اور ایک میں پیاس کی غذا کر دیتا ہے المختصر کہ جب تمام تفصیل پیغمبر خدا فرما چکی تو جابر رضی
 عرض کی کہ یا حضرت یہ حال ہم لوگوں تکا ہے فرمائی کہ آپ کا اور سب انبیاء کا اور اوصیاء کا یہ انش میں کیا حال ہے
 پیغمبر خدا نے سکوت فرمایا پھر فرمایا کہ تو نے بڑی بات کا سوال کیا کہ سنیں تجمل ہو سکتا مگر صاحب ہرہ عظیم الہی جانے
 رہیا اور اوصیاء خلق میں تو حضرت پروردگار جل جلالہ سے پروردگار انکی نور و نگو پاک پشتوں اور پاکیزہ منوں
 میں امانت کہنہا ہے کہ فرشتہ مای خدا انکی حفاظت کرتے ہیں اور پرورش کرتا ہے انکی اپنی حکمت اور غذا دیتا ہے
 انکو ساتھ علم اپنے کے تو امر انکا جلیل تر ہے اس سے کہ صفا کیا جاوے اور حالات انکی دقیق تر ہیں اس کے کہ جا جاوے
 یا تو جانے تحقیق وہ سنائیں ہم زمین کے اور نشانیاں میں خدا کی بیخ خلقت اوسکی کے اور خلیفہ میں اوسکی بندوں
 اور نور میں مخلوق اوسکی سچ شہرہ اوسکی کے اور حجتیں میں اوسکی اور خلقت اوسکی اسی جابر یہ بات کہجیہ علم
 اور خزانہ علم الہی سے ہے انکو پوشیدہ رکھ کر اسکی اہل سے یعنی جو اہل اسکا ہوسے کہہ دنا اہل سے کہنا ہے
 چاہیے بھی احادیث صحیحہ واضح ہے کہ انہ مثل سائر اناس جا مخصوص مہو ہرہ ہرہ سے نہیں پیدا ہونے بلکہ
 ان سے پیدا ہوتے ہیں اور خون آلودہ نہیں پیدا ہوتے ختم کئے چہرہ ناف بریدہ پاک صاف پیدا ہوتے ہیں کلمہ پر ہو

ہو اور بہت باتیں ہیں کہ اپنی جگہ پر مذکورین صدق رسول مہم کہ اہل سے کہنا چاہیے نہ اہل سے یعنی اہل
 یا جھوٹ بنا دیا یا احمق کا فریاد دیا یا ان کے نیوالیکو سو بیلا دشمنان حق دوسرا سو احمق کہ سب حق کے تئیں
 مستعد ہو گا خاصان خدا کی اور چاہ ہلاکت میں پڑے گا کیونکہ بہت سے عوام شیعوہ ملکہ بعضے پڑے کچھ دہقان
 طبع ہیں اس قسم کے ہونے میں کہ مطلق کو نہیں پونچھے اور تندی علی گار پرست ہونے میں اور عوام کو نسلت میں
 میں اور جو مدارج فضائل ائمہ اپنی سمجھ میں نہیں سماتے اون سے انکار کر جاتے ہیں چنانچہ ابو الطفیل کو خجائے
 بعد فہمائش حال حجت وغیرہ مراتب نکات تاویل و تفسیر فی جو نصیحت فرما مختصر آتا یہ مصرعہ ہاتھ لکھا جاتا
 فرمایا جناب مولیٰ نے کہ امی ابو الطفیل بخدا سو گند کہ اگر عوام شیعوں ہمارے دیکھو جو کہ اقرار ہمارے اطاعت کا کرتے
 ہیں اور عجیبی امیر المؤمنین کہتے ہیں اور جہاد ہمارے حق تعالیٰ حلال جانتے ہیں سیر پاس نولاد اور بیان
 تاویل آیات کہ قرآن میں حق تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اپنے پیغمبر قبول کو یہی باب تو یہ شیعوہ متفرق ہو جا دیں مگر
 تھوڑے سے اہل حق تائبہ باقی رہیں اور فرمایا کہ بے شک شکل امر ہے اور اذعان و ایقان ہمارے احادیث
 پر امر دشوار ہے اسکو نہیں جانتے اور نہیں پہچانتے مگر فرستگان مقرب اور پیغمبرانِ مرسل یادہ بندہ یوں
 خاص کہ حق تعالیٰ نے امتحان کیا ہے اسکا امی ابو الطفیل جب پیغمبرِ خدام دنیا سے تشریف لیگی تو لوگ مرتد
 ہو گئی اور گمراہی میں پڑ گئے مگر وہی باقی رہے ایمان پر خشوہ اہلیت کی برکت سے حق تعالیٰ نگاہ بہت عرض
 جگہ ہایت ازلے اور عقل کامل پروردگار نے غایت کی ہر وہ ائمہ کے ارشاد کو حق جانتے ہیں اور سمجھتی ہیں اور
 اونکی فضائل و نصایص خصوصی کو زیادہ تر باعث و ثوق اعتقاد و حدایت خالق وحدہ لا شریک سمجھتی ہیں
 الحاصل کہ پروردگار وحدہ لا شریک بے مثل و بے ہمتا کہی فرشتہ یا پیغمبر انبیا اولیا امام دہی کو صفاتِ مختصہ
 پروردگار میں ہرگز شریک و شبیہ کرنا یا کہنا نہیں چاہیے سب کو مخلوق جانا چاہیے یہ مخلوق بیشک میں شبہ
 مخلوق خاصہ و متاض فضل تمام مخلوقات سے ہیں حتیٰ کہ فرشتوں سے فضل میں نہ یہ کہ شل سائے ان میں مخلوق کہتے
 بلکہ انکا قیاس اور دہر نہیں چاہیے یہ وہ ہیں کہ انکی لئے زمین و آسمان بنایا گیا ان سے فرشتوں سے تسبیح و
 تہلیل سیکھی تعلیم پائی ہے نہ نسبت خاک را با عالم پاکش غرض نہ افراط چاہیے نہ تفریط یعنی نہ غلو اور زیادتی کہ
 صفاتِ مخصوصہ خالق میں معاذ ہر شریک کرنا اور نہ کہے اور قصور انکے باب میں چاہیے باقی حائل

اعتقاد در باب انبیاء و ائمہ باب ۱۵ کے بعد میں انشاء بیان ہو گا بقدر ضرورت ہر مقام کے بیان سے بقدر
 پر کثافت ہے بالجمہ انبیاء اور اوصیاء خصوصاً آل عبا اور ائمہ کے سب مخلوق اور بندہ ہیں پروردگار تعالیٰ
 نے ہمتا لا شریک و بی شبیہ کے اسکی صفات مختلفہ اور ربوبیت میں سیکوٹنے پرگز شریک اور شبہ اور بر کرنا
 نہیں چاہئے کفر ہے اور نہ انہیں کسی اور مخلوقات کی سسادہی جانا چاہیے اگرچہ اکثر صفات و سہاکملی اور
 عام رعایا کے مثل بفسرہ تصور مشترک ہیں لیکن جو انکو بوجہ کمال ہے رعایا کو نہیں یہ مخلوق ہیں لیکن نہ
 مثل اور مخلوق کے **ف** بعض کم مایہ کم فہم نام کے مدعی یا یہ علم جو اکثر قصاید اور مناقب میں تصنیفات
 علماء دین حقہ کے بعض مضامین و الفاظ سے متوحش ہوئے ہیں تو یہ کم مایگی اور بے دینانہی کے کیونکہ جب
 قرآن میں احادیث میں تاویل ہے تو کون پھر مانع ہے ایسے تاویل کے ایسے مقاموں میں چنانچہ مثلاً ملاکاشی
 علیہ الرحمہ کا ہفت بندہ کی اکثر شعرا و سنین حدیث عدال سے ظاہر میں باہر معلوم ہوئے ہیں تو بعض کم مایہ کی محابا
 ملا مرحوم کو معاذ اللہ کا فر کہہ ادا ہوئے ہیں البتہ بعض شعرا ایسے ہیں کہ اگر ماول ہندوین تو قابل
 اور معتقد اسکا دائرہ ایمان سے خارج ہے لیکن جب تاویل ممکن ہے تو پھر دائرہ ایمان سے خارج کہہ دینا
 اپنی اپنی خود دائرہ ایمان سے خارج ہے لیکن جب تاویل ممکن ہے تو پھر دائرہ ایمان سے خارج کہہ دینا
 کی شان میں کہتا ہی اگرچہ بالاتر از عرش برین جاوگر گفتمے کا نجاست جایت یا انیس تو خیال کیا چاہئے
 کہ احادیث کثیرہ و یقین سے ہو یہ ہے کہ نام مبارک آپکا بمعیت خدا و رسول ساق عرش پر لکھا ہو تو اول
 تو یہ تاویل ممکن ہے کہ مراد قابل یہ ہے کہ اگر عرش سے بلند اور جگہ ہوتی تو چونکہ ساق عرش پر تو تمہارا
 نام کی جگہ بعنایت پروردگار کے ہی تو اگر کوئی جگہ اس سے بلند ہوتی تو اس جگہ ہی تمہارا نام کی جگہ
 عنایت پروردگار سے ہوتے دوسرے ایک حدیث آغا امام رضا سے ہے کہ پیغمبر خدا نے شب معراج کو دیکھا
 کہ عرش پر ایک صورت ہے مثل جناب امیر کے تلواریں تہ میں اوسط طرح ہے جیسے حضرت راضی میں ہوتے
 تھے سو اپنے بارگاہ پروردگار عرض ہتھسار حال کیا تو ندا آئی کہ اسی پیغمبر فرشتگان حاملان عرش ہیں
 مشتاق تھے میں زیارت علی کے سو پہنچنے اپنی قدر کا ملہ سے اسکی صورت نور سے بیان خلق کی ہے
 کہ یہ سب زیارت کرین اور تسبیح و تہلیل کرین اور صلوة پیچھین اور تا قیامت سہاک ثواب واسطی اسکا

ہمارے خاص بندہ کے جاری رہے تو اس جگہ یہ مراد بھی ہو سکتی ہے کہ اگر عرش سے بلند اور
 جگہ ہو تو ان پہلی آپ کی صورت مخلوق نور کے جگہ ہو جیسے کہ اوپر آیات میں رب مراد ثواب رب کے اور
 روح مراد روح مخلوق تو پہلی توجہ میں بجا جاتے جاہات اور دوسرے میں جاتے صورت اول کے یعنی جاتے
 و صاف ایہ کہ اس طرح حسن و جواز حذف و صاف ایہ آیات اولہ مراد اللہ کے اور کتب بلا
 و صاف سے بخوبی ظاہر ہے و قس علیٰ ہذا ایک شعر ہے اسکا امی کہ قرآنِ تضاوت قرآنِ شہادت و دو در
 فلک دور و در شہادت تو قرآنِ تضاوت سے مراد قرآنِ محکمہ شہادہ کہ وہ منحصر پر فرمائے پیغمبر خدا و قرآن
 اہلبیت کے بموجب حکم خدا و رسول کے ہے اور چونکہ احادیث کثیرہ فریقین سے واضح ہے کہ خلقت نور محمدی
 اور خبابِ شیر ایک ہی جو نور کہ قبل تمام مخلوقات اور آسمان و زمین کے مخلوق ہوا تو واضح ہے کہ کوئی دو
 دورہ فلک سے ہوا نہ دورہ تہا یعنی موجود ہے و ہذا علم بالصبوب ظاہر حال تو یہ تا ملین ظاہرین اور زیا
 اس سے اور بھی ہو سکتی ہیں لیکن حزر اللطیف اس جگہ صرف اسی قدر پر اکتفا ہوتا ہے تو تسلیمی لازم ہی کہ محض
 اشعار پر اعتماد و رباب اعتقاد نہیں چاہئے تفحص اعتقادات خارج سے لازم ہے اس میں شک نہیں کہ اگر ماو
 نہ تو معتقد اسکا دائرہ ایمان سے خارج ہو لیکن جبکہ تاویل معتد بہ ممکن ہے تو ایسے مومن کو کافر کہہ دینا
 مشعر ہے خود قایل کفر کی حماقت اور بے باکی کا مومن کو کافر کہنا سہل نہیں دین و دنیا میں ایسے بات سنی ہو
 کالا ہوتا ہے ایک ذرا سی بات میں آدمی کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے بلکہ بہتری تصفیات عالم تقیہ کی بعض بعض علما
 نامہ ارتدین کے مجتہدین اس قسم میں کہ وہ ظاہرین صا مشعر مخالف دین حقہ میں اور رعایت پر بعض
 مرعی ہیں لیکن علما متدین اور باہرین و محققین جو انکی حقیقت جانتے اور بوعث اور سب اس عبارت کے
 سمجھتے ہیں تو عبارت تکفیر و تلغین میں ان حماکی طرح نہیں کرادہتے بلکہ بعض بعض احادیث ائمہ کے جو مقام
 تقیہ کی میں بعد تحقیق و تدقیق حقیقت حال انکی واضح ہوتی ہے تو انکی راویوں کو خیانت کی نسبت نہیں دیتے
 کچھ تعجب نہیں کہ ہمارے عصر کے محقق کا یہ مصرعہ صدر ارون حدیث کو دیکھیں تو کیا جائے کیا کچھ کالا ہوتا ہے انکار
 اللہم اھد قومنا الجاہلین غرض جانا چاہئے کہ عالی اور ضعیفہ وغیرہ فرق قائل و باطلہ
 کوئی ہو خواہ سبائیہ خواہ نصیریہ خواہ باطنیہ خواہ مفوضہ خواہ غیر ادنیٰ جتنے مخالف مراتب ہر جہ اعتقاد

اس سے اور بھی ہو سکتی ہیں لیکن حزر اللطیف اس جگہ صرف اسی قدر پر اکتفا ہوتا ہے تو تسلیمی لازم ہی کہ محض اشعار پر اعتماد و رباب اعتقاد نہیں چاہئے تفحص اعتقادات خارج سے لازم ہے اس میں شک نہیں کہ اگر ماو نہ تو معتقد اسکا دائرہ ایمان سے خارج ہو لیکن جبکہ تاویل معتد بہ ممکن ہے تو ایسے مومن کو کافر کہہ دینا مشعر ہے خود قایل کفر کی حماقت اور بے باکی کا مومن کو کافر کہنا سہل نہیں دین و دنیا میں ایسے بات سنی ہو کالا ہوتا ہے ایک ذرا سی بات میں آدمی کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے بلکہ بہتری تصفیات عالم تقیہ کی بعض بعض علما نامہ ارتدین کے مجتہدین اس قسم میں کہ وہ ظاہرین صا مشعر مخالف دین حقہ میں اور رعایت پر بعض مرعی ہیں لیکن علما متدین اور باہرین و محققین جو انکی حقیقت جانتے اور بوعث اور سب اس عبارت کے سمجھتے ہیں تو عبارت تکفیر و تلغین میں ان حماکی طرح نہیں کرادہتے بلکہ بعض بعض احادیث ائمہ کے جو مقام تقیہ کی میں بعد تحقیق و تدقیق حقیقت حال انکی واضح ہوتی ہے تو انکی راویوں کو خیانت کی نسبت نہیں دیتے کچھ تعجب نہیں کہ ہمارے عصر کے محقق کا یہ مصرعہ صدر ارون حدیث کو دیکھیں تو کیا جائے کیا کچھ کالا ہوتا ہے انکار اللہم اھد قومنا الجاہلین غرض جانا چاہئے کہ عالی اور ضعیفہ وغیرہ فرق قائل و باطلہ کوئی ہو خواہ سبائیہ خواہ نصیریہ خواہ باطنیہ خواہ مفوضہ خواہ غیر ادنیٰ جتنے مخالف مراتب ہر جہ اعتقاد

مفسرہ کے بن کفر میں مبتلا ہیں اور کسی مومن معتقد عقاید اثنا عشریہ غیر منکر ضروریات دین کو کسی ایک لقب
فرقہ سالک کی ساتھ پکارنا ایسا ہے جیسے کہا مومن کو شواگر میں حیث الامان کا ذکر کیا تو قابل خود دایرہ ایمان
باہر ہے اور جو نزاع و نفسانیت معاملات دنیا دہی سے کہا تو فاسق ہے بعض علماء مدعیان اخبار بلکہ دقتین کم مائے
مدعیان اصول میں ہی باصفاء کا تقلید اور زلہ خوار خوان لکھا حضرت محمد الزمان دام ظلہ جانشین نبی ہائی اور
قاضی صاحب یعنی قاضی نور ہند شوسترے نور ہند مرقد ہا پر ہی ہمت تصوف کی اور بعقیدگی کی لگائی میں لکیز
بہر محض جہالت یا تجاہل ہی اور نکال بسبب نفسانیت کے خود علماء کمال اور محدثین اہل اخبار یونہی سے تو شیخ اکمل جرم علی کتاب
اثنا عشریہ فی الرد علی الفسوف میں برائت شیخ علیہ الرحمہ کی تبصریم کہتے ہیں اسے تو اخباریہا حبیبی خبر لین اس میں
دیکھیں اور جناب محمد العصر دام برکاتہ جو اپنی بعض تصنیفات میں ارشاد فرماتے ہیں کہ شیخ اور قاضی صاحب نسبت
بعض اہل علم کے حسن ظن اور استیساں اس گروہ رکھتے تھے لیکن اسے فساد عقائد انکا نہیں لازم آتا آیا نہیں
دیکھا کہ قاضی صاحب دربارہ اہل الدین عربیہ فرماتے ہیں کہ اس کا جو قول ہے کہ **سُبْحَانَ الذِّیْ**
اَظْهَرَ الْأَشْيَاءَ وَهُوَ عِنْمَا اس میں تصنیف ہو گئی ہے یعنی لفظ مبین کا تو نئے خطا ہو گئی ہے **مُلَکِ الصَّ**
وَهُوَ غِیْمَا ہے تو اگر قاضی صاحب معاذ ہند معتقد وحدہ وجود تھے تو کلام ابن عربی کو نسبت تصنیف کیوں
قرار دیتے اور اصلاح کیوں کرتے تو اس جگہ سے واضح ہے کہ بسبب بعض وجوہ انکو سوء اعتقاد پر اسکی اور
اسکی امثال کی اطلاع نہیں تھی اور اولیٰ حسن ظن رکھتے تھے اور انکی کلمات کو تبادلات صحیحہ اول سمجھتے تھے اگرچہ
بیمہ نظنہ اور کافاسد ہونہ یہ عقیدہ فاسدہ میں ادنیٰ شریک ہو دین انتہی محصل کلام محمد ناما اردناہ دام
برکاتہ اسی وہ مدعی صاحب دیکھیں جو دعویٰ رکھتے ہیں تقلید کا اور پھر قلاؤہ ماقرانی اکابر و علماء علی الخصوص
قلاؤہ ماقرانی محمد العصر دام برکاتہ گردنیں **ف** چونکہ کتابیجالیس المومنین جناب قاضی صاحب میں اکثر
وہ لوگ مندرج میں جو فرقہ صوفیہ میں مشہور ہیں اور یہی بعض بعض ادنیٰ مدایح ہی پکے جاتے ہیں جو عند العاصی
عوام ادنین میں بہت ترکتی ہیں تو بعض نے بعینہ کرمایہ مدعیان علم کو سوا از لسن الہکک باوصف وحو تقلید
جناب محمد العصر الزمان حضرت قاضی صاحب کو معاذ ہند تہمت اسارت عقیدہ اور استیساں و موت با فرق با
صوفیہ دیکر انکے اور انکے مداحین کے حق میں کلمات ناسزا اور ناروا سے ہمیش آتے ہیں اور قاضی صاحب

وہ قاضی صاحب مقبول ربانی جیسے نام نامی کو جناب غفران آب اساس الاموال میں بابت قیاد و فراہم کر

السید السند الشہید الثالث مولانا سید نور الدین شوشتری

نور ہند مرقدہ اور ارشاد جناب مجتہد العصر حجتی و اظہر جو کہ ابھی نقل ہوا ظاہر ہے سوانح قاضی صاحب مرقدہ
اور انکی مداحین ابرار کے حق میں جسارت کذا یہ نتیجہ ہی صرف عدم بصیرت و بصارت کا اور اثر ہے کہ مایگی و جہالت
کا یاد رہے کہ جناب قاضی صاحب کے ظہور محاسن نقایہ اور انکی مداحین کے لئے اول تو ارشاد ہدایت بنیاد اور کلام
واجب الاحرام مجتہدین ذوی الاکرام ماضی حال و اسطی تابعین تقلید مجتہد حجتی دلم برکاتہ کے کافی اوشافی ہی ہے
نتو اسامہ را در نظر تصانیف قاضی صاحب اور انکی متاخرین کا غور کر سکتا ہے کہ محامد مساجی حلیہ قاضی
اولکی تصانیف کثیرہ سے کس قدر اظہر من الشمس ہیں اور میں من الامس ظاہر ہے کہ بمقام مدحی لغین کتنی مجاہدات
قلبی و لبی کو کام فرمایا ہے اور صغیر و کبیر علما مابعد انکی اولیئہ ہرہ مندین کہ نفس لامرین اگر غور کرے تو حق
عظیم اس بزرگ مغفور سیرد کا خواص و عوام تمام مومنین اور علما مدوحین فرقہ ناجیہ کے سرور و شہساز بلکہ
چشم کہی تو کیا ہے توضیح پر چند ارشاد ہدایت بنیاد جناب غفران آب اور جناب مولانا مجتہد خانہ جاوید
ذکر ہوا بھو المضمون تراکت مشون مصرعہ درخانہ اگر کس است یک حرف من است عقلاً ذوی الالہام اور
خواص عالم مقام کے لئے کافی و دانی ہے لیکن نظر بر مزید توضیح اور تصریح نام تفہیم عوام تمام کم فہم و کم مایون
کے بہ تمسک و تائید ارشاد ہدایت بنیاد مرقدہ لیسہ زریہ حیمہ زریہ ایک اور تقریر در طرز مصرع سے لکھنا ہی توضیح
مرام اس مقام میں یہ ہے کہ اگر کوئی عقیل و فہیم صاحب طبع سلیم و مستقیم ماہر اخبار و آثار ایہ ہدی وقف تاریخی و
بلغا سلفا عنوان و دیباچہ اور لمعان سب تالیف کو اس کتاب کی ادنیٰ غور و تامل سے ہی ملاحظہ کرے تو آثار
خرافات ایسے مدحیان و ماقین طینت کے لغو و بہتان اہون من شج العکبروت ظاہر ہو جائیں اول تو وہ مدحی و مدح
ازراہ صدق و عدل کے غرض و غایت و مبادی تالیف انکھین کہو لکر دیکھیں اور جو نہیں دیکھ سکے تو کسے
عالم و ماہر سے استفادہ کریں تب واضح ہو کہ غرض و غایت اور مناد و مال تالیف اوسکا اوستو کیا ہے
اور ظاہر ہو کہ کس مقام کی کن لوگوں کو کس کس حیثیت سے درج کیا ہے بہتر ہے ایسے میں کہ اول مدرس ہے پھر مرتب
خواہ بصرہ جاہ و مملکت خواہ بطیمہ زر خواہ کسے اور وجہ سے اور بہتر ہے ایسے میں کہ اول صاحبان کامل و نہایت

انجام کو ایمان و اعتقاد و ختم اختیار کیا و قسم طحا اکثر جگہوں کو اور شہر ذکر صرف اس حیثیت سے لکھا ہے کہ زیادہ
لوگ وہاں کے مذہب رکھتے تھے یا اعتقاد و منصب ملاقات غاصبین خلا اور اقرار حقیقت حلیفہ منصوص کرتی تھی اور
لقب شیعہ رکھتے تھے گو کہ فرقہ ہداجہ اشاعہ میں سے نہیں تھے اور بہتیرے وہ لوگ کہ وہاں سے تھے تو عرض اور
مقصود انکی اندراج سے توضیح مختارین لقب شیعہ مطلقاً اور دیگرین خلا غاصبین و مقرین خلا انکی کے ہی نہ مہم
توصیف اور اقرار خاتمہ اور کانڈ بھہ پر مان بعضی استہدائے و ندین کے عند العوام ایسے میں جو بظاہر لقب ضالہ شہرت
رکھتے میں جنگ مہم و توصیف اور صحت عقیدہ اور کانڈ استہدائے طرز تحریر قاضی صاحب سے ظاہر ہے سو وہ بھی پا جائیں گے
جسکا خاتمہ بصورت اعتقاد و فرقہ ہداجہ اشاعہ بے شک قاضی صاحب پر ظاہر ہو گیا کہ کیفیت قرار واقعی اور غرض کا یہی
غیر بات ابتدا سے اخیر تک تمام کتاب دیکھنے سے اور انکی اقوال شعور اعتقادات اور اور مقاصد سے دیکھنے سے ظاہر ہوئی
علی آباء الف الان المجتہد و اسلام المقیۃ فی کل ضرورۃ و صاحبہا علم بہا حین بنزل بہ
و غیر بات ابتدا سے اخیر تک تمام کتاب دیکھنے سے اور انکی اقوال شعور اعتقادات اور اور مقاصد سے دیکھنے سے ظاہر ہوئی
مراج اور محاسن مسامحہ تعانیغ کثیرہ سے حسب مفسرہ ظاہر اور تصبیح کلمات بصحیح و واضح اور کبھی صاحب نظر اور باہر
اور خیر خاتمہ جسکا امور مذہب حقہ پر غور و عظیم شہادت اور تائید مجتہدین سلف و خلف جسکے مراج اور صحت عقیدہ
کے قابل اور تعظیم اتفاق کے مائل تو یہی تہمت کنندہ مرجی صاحب اسات عقیدہ یہ کیوں نہیں خیال کرتے کہ کیا
شخص صاحب درج و ثقی مدوح و مسلم نابان ائمہ ہدی صاحب نظر باہر خبر صاحب مصلحت باخبرت و با بصیرت
بصارت جو کہتا ہے میں مصلحت و مہوار اور سستی اجر و ثواب ہے تیسرے غایت لایم یہ کہ خطا فی تحقیق الحقائق
بھی اگر خیال کیجا تو بغرض اسکی ہی بلکہ باوصف فساد منظرہ کے ایسے باب میں نسبت دینی فساد اسات عقیدہ کے
ایسے شخص کے لئے نہیں چاہیے اس تہمت کنندہ اور ایسے صاحب حسرت و بی باکی کو لازم ہے کہ کتاب پر عرب و نہیں تو
کوئی دن اہل علم کے صحبت میں رہی علماء سائہ کی خدمت گذاری کرے بدظنی سے تو بد اثر از کرے تب
معلوم ہو کہ ایسے شخصوں کے لئے کون سے خطا میں معذور ہے کون سے میں گناہ کون سے میں ثواب اور کہاں خطا اور
عدم خطا برابر ہے یا درجہ کے توحید و عدل و نبوت و امانت و معاد اور مانند اسکی جو اصول حقہ دین الہی ہے

میں نے اس کتاب کو
دیکھا ہے اور اس میں
بسیار کچھ ہے جو
میں نے پہلے نہیں
دیکھا تھا۔
اس کتاب میں
بسیار کچھ ہے جو
میں نے پہلے نہیں
دیکھا تھا۔
اس کتاب میں
بسیار کچھ ہے جو
میں نے پہلے نہیں
دیکھا تھا۔

فرض خطابی

البتہ خطا معذورین اور غلطی آٹم ہے اور باقی سبیل اجتہاد یہ فروجیہ حتیٰ کہ مثل ذہاب و معین ذہاب
بعض بعض آیات قرآنی اور بعض خصوصیات رجعت و غیرہ اس قسم کے امور میں تو خطا معذور کی گماناں ہوا
الیہ مولانا و مقتدا باجہرت غفران آب طاب شراہ و جعل الحبتہ شواہ فی تصنیف کتب الاصول کہ اگر کوئی دیکھی تو
بخوبی متکشف ہو کہ اجلہ علماء و کبر اہل ہمارے جگہ خلاف کرتے ہیں چونکہ بسط و تفصیل ایسے باتوں کی اس جگہ غیر
محل ہے سو بیان شارۃ اتنا کافی ہے کہ عقل و فہم غور کرے کہ جب اس جگہ غلطی معذور ہے اور عاذاً انتہ
اسات عقیدہ کی تو کیا نسبت تو بالفرض تقدیر چند اشخاص کے تحقیق حالات مذہب و عقیدہ پر بغرض خلاف
و اسات عقیدہ کی نسبت دینی محض جہات اور فصیح اپنی ظاہر کرنے ہی یا نہیں علاوہ اسکی ایک اور تقریر
ہم کہتی ہیں مومن باصفاء و دیانت کو محل احتمال ہو سکتا ہے کہ وہ گہر مشہور صوفی صبیحون ایک زمانہ اور عمر
صلوات میں گذاری اور گوسالہ پرستی اور اتباع صنمی قریش میں سالہا سال رہے اور اسی سبب وہ اسنام
لوگوں کی زبان پر مشہور رہتی رہے ہیں یا بقیہ اسنام سے مشہور رہے ہیں اور اگرچہ اقوال اور مصنفات انکے
زمانہ صلا کے یا تقیہ کے وال ہیں صلائے عقیدہ پر ہیں لیکن اخیر زمانہ میں قریب خاتمہ وہ تائب یا مظهر ہو گئے
اور عقیدہ صحیحہ حقہ اثنا عشریہ کو اختیار کر گئے یا مظهر ہو گئے اور قاضی صاحب کو انکی صحت عقیدہ اور عقل
پر اطلاع و خبر ہو گئی ہو اور انکی وہ اقوال و حال اعتقادات اس وقت اختیار یا ظاہر مذہب کی قاضی صاحب کو
پونہجی جو کہ ان مدعی صاحب جیسے چاروں کی نظر سے بلکہ کان تک بھی نہیں گذرے کہ وہ مقولات انکی اخیر زمانہ
مشہور اعتقاد و اقوال اور ظاہر دلالت اہلبیت طہارت ائمہ اثنا عشریہ اور براہ امتداد دین و داعیین صلا کے
اور اختیار مذہب حقہ ناجیہ کے ہیں بالجلد خاتمہ اوکا با اختیار و قبول اور ظاہر مذہب حقہ کے ہوا تب بسبب مثبت
تحقق اختیار و ظاہر مذہب حقہ انکی یہ بحیثیت مخالفت مذہب حقہ بے شک قاضی صاحب نے عدم و توصیف یا دیکھا
کیونکہ بہتیرے کفار زمانہ یغیر خدا میں تھے کہ ایک زمانہ عمر کفر میں گذارا اور انجام کو شرف اسلام ہو اور خاتمہ
بایان ہوا اور بہتیرے عمر کفر منافقین صحابہ میں بھی تھے کہ ایک زمانہ اسلام ظاہر میں گذارا اور لوگ انہیں
مومن مسلمان جانتے تھے اور اسے لقبے لوگوں کی زبان پر مشہور رکھتے تھے لیکن انجام کو مرتد دایرہ ایمان
خارج ہو کرنے انکار و استہزاء ہو اور بہتیرے طالحین و ناکشین بعد وفات سرور کائنات خلقاً غاصکین عمر آئے ہو

اور خلیفہ منصوبہ کی اعانت اور نصرت نہ کی اور بعضی اومنین کے بھی تالیف و راجع جنگِ جمل و صفین میں خلیفہ
برحق کے نصرت میں درج فرموا شہادت کو فائز ہو چنانچہ ہمارے میں مرسین اتباع باب مدینہ بعلم و یقین حالات
روزِ سقیفہ اور زمانہ عاصیین اور احیان جنگِ جمل و صفین اور ناظرین کتب رجال و روایات اہلیت طاہرین
کے بمعائنہ حالات طلحہ و زبریر و عمر و دیگر دغیر ہم ممدین اور اصحاب و تابعین راجعین و تابعین مثل ابن تہان
الانصار اور بریدہ بن حصین سلمی اور خزیمہ بن ثابت اور عثمان بن حنیف الانصار و غیر ہم خوب ملتے پڑ
اور پیچھے ایمہ کی زمانہ میں اول اعتقاد باطلہ پر تھے حتیٰ کہ بعضے جسمیت خدا کی معاذمتہ قابل تھے لیکن بعد مرد
ازمنہ و ایمہ کے حضور امامین ہدایت پر انکار کا عقاید باطلہ سے اور قوالیہ بطلان کی بھی دانگی میں اور زمانہ ہدایت اور
خاتمہ کے بھی کہ کتب مبسوطہ میں یہ تمام حالات موجود ہیں تو اعتماد زمانہ اخیر کے اقرار کا یہ نہ اول کا چنانچہ حالات
ابو خالد کا امامی اور مشاہد و غیر اصحاب ایمہ کے دیکھنے سے سمجھ بوجہ اور کیفیت ان باتوں کے حاصل ہو سکتی ہے اور صاحب
دوبن سلیم اور طبع مستقیم ذوق و خطا دھٹا سکتا ہے کہ جب اتنے لوگوں کی لئے یہ باتیں پیش آئیں تو قاضی صاحب
کسی ممد کی لئے ایسا احتمال منسوخ و مخدور عقل و نقل نہیں کیا و اذا قام الاحتمال بطل الاستدلال
ایسے مدعی صاحب کو لازم ہے کہ کتب مبسوطہ علمائے سلف و خلف مدرجہ علی الخصوص تصانیف ہدایت شمال محمدین
ماضی و حال کو اول بغور و تامل دیکھیں اور استعداد نہیں تو اہل استعداد سے مستفید ہوں اور تلاوت قرآن
اور ضبط صلوٰۃ و زکات اور روزہ و ماخوذہ سرور کائنات و آل طاہرہ سینہ کو کہیں ہامونین سے حاکرین اور
قلاوۃ اثبات ہاندہ و مجتہد عصر دہم برکاتہ زریں گردن کرین تب بے تقلید اور زبان بعین طعن علمائے نامہ اور
اعظم و اکابر کے نہ ہلا دین ورنہ عبت اپنی زبان سے نصیحت ہونا ہے اور اپنی پاؤں چاہِ ضلالت و ہلاکت میں
پڑنا اور عند ہتر و عند شناس مخدول و رسوا ہونا ہے نتیجہ اگر کوئی مخالف یا مدعی مذکور صیلاوین
مکابر باوجود حاج طبع یہ خیال کرے کہ عاصیین خلافت اور سلاطین جابرہ و جائرین پر ہی ایسا احتمال ہو سکتا ہے
کہ بعد توبہ و انابت باختر و اقرار ولایت اہلیت ہدایت خیر خاتمہ اس جہان سے گئے سو یہ قیاس اور سکا
اور قیاس ہم الفارق اور طرح خام اور خیال باطل ہے کیونکہ جب بالاتفاق سب جگہ سے یہ بات کا شمس و سلاطین
بلکہ اظہر من الشمس ہے کہ خلفا عاصیین و مرتدین جتنے فی انار ہو چکے اپنے جیسے ہم کہہ شو کو یا اپنی زندگی میں

میں خلیفہ بنا گئی یا خلافت کو شوری میں ڈال گئے یا یونہی چھوڑ گئے غرض کیوں اہلیت میں سے خلافت نہیں
 ہو گئے اور نہ اقرار دعایت و خلافت اہلیت میں ہر کیا تو پھر ان کے لئے احتمال تو بہ کا ضلالت و غصہ خلافت سے ادا
 گمان اقرار اختیار طریقہ مذہب شیعہ شاعتیہ یعنی یہ کیونکہ خود کتب مخالفین و موافقین کے اپنی جگہ تفصیل میں ہے

اس خط اور مجموعہ مرقومہ سے زیادہ تر بیہوش کو بھی ایسے ضعیف عوام علیک عام خاص علمی زیادہ تر مستحکم اس سے ہوں
 مذہب شیعہ و تحقیقات ائمہ سے شایع امت میں سچ کر کہتے ہوئے کہتا ہوں کہ ہرگز باخبر و بصیرت سب جانتے
 ہیں کہ بالفرض و التقدير اگر انکار و منازعت مذکورہ زبان نزاع و تکرار و جدوجہد میں نہ آئے اس کا نتیجہ حقیقی یہ ہوتا تو نہیں
 ہی بعد اہل و اقارب ان کی سزا و جزا سے قور سے قور تا آخر کا اعتماد و تکیہ نہ کیا نہ کرنا نہ اولی کا فاقہ و تدبیر و تدبیر

برابر کہہ کر عقل فیہم پر از پس ظاہر ہے کہ اگر وہ با ایمان و مروت و قائل ہوں کہ نفس رسول مقبول ہو گا سو نہیں ایسا
 عزیز کیونکر کہتے و قسم علی ہذا پو ابوسفیان مقتدر و صاحب دنیان عارب ہو گا سو نہ ان کا حال از پس ظاہر ہو گا ہرگز
 اپنے بیٹے پر کردار از انجا شراب خوار کو اپنی زندگی میں کس کس فریو سے غاصب نہ صاحب خلافت نہ گیا و قس علی
 ہذا حال مادران نامہ ہر ان مٹھو غنہ انقلاب غیر متائبان کہ انکی مخالفت اور خصومت اور لڑائی ہی ایک کی تو سید ان

اور خلیفہ منصوبہ کی اعانت اور نصرت نہ کی اور بعضی اومنین کے یہی تائب اور اجمع جنگِ جبل و صفین میں خلیفہ
برحق کے نصرت میں درجہ فریغ شہادت کو فائز ہو چنانچہ ہارین مرثین اتباع باب مدینہ العلم و الدین حالات
روزِ سقیفہ اور زمانہ غاصبین اور احیانِ جنگِ جبل و صفین اور ناظرین کتبِ رجال و روایات اہلبیت طاہرین

مکابر باوجود حاجِ طبع پر خیال کرے کہ غاصبین خلافت اور سلاطینِ جابرہ و جابرین پر ہی یہی احتمال ہو سکتا ہے
کہ بعد توبہ و انابت با اختیار و اقرارِ دلالتِ اہلبیت طہارتِ نجیرِ خاتمہ اس جہان سے گئے سو یہ قیاس اور سکاڑ
اور قیاس ہم الفارق اور طمع خام اور خیالِ باطل ہے کیونکہ جب بالاتفاق سب جگہ سے یہ بات کا شمسِ سبط
بلکہ اظہر من الشمس ہے کہ خلفا غاصبین و مرتدین جتنے فی انار ہوئے اپنے جیسے ہم کشتہ کو یا اپنی زندگی میں

مین خلیفہ ناگئی یا خلافت کو دشوری مین ڈال گئے یا یونہی چھوڑ گئے غرض کیسکو اہلیت میں سے خلافت نہیں
 ہو گئے اور نہ اقرار و صایت و خلافت اہلیت ظاہر کیا تو پہر اونکے لئے ختمال تو بہ کا ضلالت و غصہ خلافت اور
 گمان اقرار اختیار طریقہ مذہبہ اشاعتیہ یعنی چہ کیونکہ خود کتب مخالفین ہوا انھیں سے کہ اپنی جگہ تفصیل بدین ہے
 صا ہو یا ہر کہ خلیفہ اول مخالفین اُس نانی کو خلافت لکھ کر اجنبی کہ منع کیا تھا پیغمبر کو لکھنے سے اور پہر خود بیعت نہ
 چلے دیو میں خلافت کو دایر کر گیا تاکہ نابہ و جدال قابل مشتعل ہو اور ہر ایک کو طمع خلافت کی شور و فساد پر آمادہ
 کرے اور خصوصیت اہلیت ظاہر کی در باب خلافت کو گوئی و نوہن سے جاتی رہی غرض اہل شور میں کثرت
 کے پر منحصر ہو گیا حتیٰ کہ اس درجہ پر مخالفت جناب سولا سونین خلیفہ منصوص دہم آخر تک ظاہر و آشکار ہو گئے کہ کتب
 مخالفین سے انہیں شہر سے یعنی مٹا یہاں تک کہ کیا اور مقرر کر گیا کہ عبد الرحمن ابن عوف برادر خاندہ عثمان لمجاد ادا
 دوسرے کردہ خیر خوانان بنی امیہ بطرف اپنی رسالت شامل کرے وہ اس کے اعضا اور طرف غالب ہو اور جو کسی اہل شور میں سے
 مخالفت حکم کرے اسے کثیرہ غلبہ کے جنین کہ جناب شاہ ولایت نفس خاتم الرسالت کو سب سب جاتا ہے کہ موجود و معدوم ہے
 اون جنہوں صحاب شور میں جناب سولا سونین ہی مثل یا پنج اور کے شریک کئی ہے تو گویا حقیقت یہ کہ ہر
 کہ نفس رسول مقبول خلیفہ منصوص زوج قبول بھی مخالفت اوس حکم کے کریں تو معاذ ہند ماروان و قسطنطین
 تیسرے صاحب کا حال از بس شہور ہو گیا کہ مرتے دم تک مخالفت اہلیت ظاہرہ کا دم مارتا رہا حتیٰ کہ موفد و محب
 اہلیت ظاہرہ تک کا یہاں تک دشمن رہا کہ شہر میں رہنے کا روادار نہیں تھا حال اباذر عفا رشتہ رشتہ زانی ہو کہ
 اسکی دہتوں مجبور حیرت کی اور خاتم کو کس کیسی سے غریب الوطنی میں دیرانیہ میں غریب چلن بھی ہو اور سوا کی عا
 یاسر وغیرہ اور یحییٰ اہلیت رسالت سے کیا کیا بد سلوکیاں کیں حتیٰ کہ محمد بن ابی بکر شیعہ خاص جناب سولا سونین سے
 او کی حق میں کیا کیا عذر و مکر کے جنہوں نے آخر اسی جہنم کو پہنچایا اور جناب سولا سونین خلیفہ منصوص او کو اپنی جان کے
 برابر کہا کہ عقل فہم پر از بس ظاہر ہے کہ اگر وہ با ایمان مرے تو قابل ہوں کہ نفس رسول مقبول سولا سونین ایسا
 عزیز کیونکر کہتے و قسطنطین و ابوسعیان مقتدر و صاحب بنیان عارب سولا سونان کا حال از بس ظاہر و آشکار ہے کہ
 اپنے بیٹے بد کردار از انجا ترش ب خوار کو اپنی زندگی میں کس کس فریون سے غاصب و نا صیب خلافت ناگئی و قسطنطین
 ہذا حال مادران مہربان مٹھو غلبہ غیر متان کہ انکی مخالفت اور خصومت اور لڑائی ہی ایک کی تو سید انصاری

سے اور یابوسی اور نامید رحمت الہی سیکھے کہ معاذ اللہ ہرگز شعار اہل ایمان کا نہیں سب اولیٰ زمانہ مرگ کے
اقوال سے ظاہر بار ہے غرض ہر ایک انہیں کا نام مرگ یہی کہتا مرگ کا کاش ہم پتہ ہو کاش ہم درخت ہو کاش
ہم خاک سٹی ہو کاش ہم لکڑے ہو غرض ہر ایک کا قول اسی قبیل سے مثل قول قائلین یا لیتنی کنت قریبا
کے ہوتا اور اختلاف و دعایت اہلیت ظاہرین سے اور اظہار حقیقت مذہب اہلیت اور ترک طریقہ ضلالت اور توبہ
و انابت اور اختیار طریقہ ہدایت کسی ایک کا انہیں سے نام مرگ کہیں سے خاصہ یا ماسہ ہرگز نہیں پایا جاتا تو کون
مقولہ انکا خواہ ظہر خواہ شہر آجک یا آگیا اور جو ہو اور ہمارے نظر سے نہ گذرا ہو تو مخالف یا یہ ہو مگر جو فراموش
لیکن جو کوئی اب کیسے کہ تو اسکو اپنا مذہب یا شعار سخت چھوڑنا پڑیگا ^{بلکہ واجب} العاقل بکفہ ^{اگر} اشتراک توبہ پر انکی لئے
خیال رجوع بہ مذہب حقہ اور ظن خیر خاتمہ اور احتمال توبہ و انابت سرسہ خیال عام بلکہ طبع عام اور خیال بلا دیکھا ناہر
و من شاء صہید الاہللاع فلینظر الی کتب المبسوطات فی الاخبار و الآثار
اور قاضی صاحب جنکو موسس خیر خاتمہ مدوح کہتے ہیں اولیٰ مقولات شعور اعتقاد صحیح کے اور از غلات ائمہ درست
قائلین و ماصین کے انجام کے میں پیر قاضی حبیبیہ شخص کو معاذ اللہ اساتذہ عقیدہ کی نسبت دینی خبر دینی ہر شخص
اپنے حق تئادانی اور حرکت جہلانہ اور بد انجامی پر بالجمہ قاضی حبیب کا مدح کرنا اونکا تحقق اور اختیار مذہب حقہ
اولیٰ کے ہے نہ بحیثیت دیگر فافہو او مذکر و قاضی صاحب نے اشاعت مذہب میں سرمد و ہر مخالفہ نہ جو جو جائز
اور عزیزیان کی میں بہت مشکل میں اولیٰ مدح یا بد اثر مرم امید اجر جزیل کہہ سکتے ہیں اجہم علی اللہ و رسولہ
واہلیتہ الطاہرین ^{نہایت} اللہم اغفرہم جمیعاً ^{کاف} مناسبی جگہ کے ہر حال جناب ملا محمد تقی علیہ الرحمہ
والد ماجد جناب خود مذہب رحمہ اللہ سہمی والد جد سے دام ظلہ کا کہیسی ہی حضرت اور سپرے گمان و تمام تصوف کا
کرتے تھے بسبب مخالفت ظاہر کی کہ جو آخر سالہ اعتقاد یہ میں خود جناب خود مذہب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں خبر دار پیر مرگ تو اسے
کہ گمان کرے تو میرے والد علامہ نور مذہب فرمیکہ کو کہ وہ خدا نخواستہ فرقتنا لوصوفیہ میں سے تھے یا اولیٰ مسلک و
مذہب کا اعتقاد رکھتے تھے حاشائے حاشا یہ بات کس طرح سے ہو وہ وحید عصر تھے اپنے زمانہ کے لوگوں میں اور عالم
اور عامل نزاد کے اخبار اہلیت میں بلا طریقہ اوکا زہد و ہوتا اور ایک زمانہ میں ابتدا و تمام کہتے تھے ساتھ تصوف
کے یعنی اپنی تین صوفی کہتے تھے پہلی کہ یہ گردہ اولیٰ طرف غبت کرے اور تو حش نہ کرے تاکہ باز کہیں اس گردہ اولیٰ

اقوال فاسدہ اور اعمال مستبدہ سے اور بہتوں نے محبت اور خواہش کی طرف حق کے سلسلہ معاد الحسنہ کے لیکن
 جبکہ ملا علیہ الرحمۃ نے اخیر عمر میں دیکھا کہ یہ صلیت فایم ہو گئی اور اعلام ضلال و طغیان بلند ہو گئی اور لشکر نظام
 نے غلبہ پکڑا ہی غصے دیکھا کہ اب اثر نہیں اور جان لیا کہ صریح وہ لوگ دشمن ہیں خدا کے تو تبر کیا اور نصے اور ملا علیہ
 اوکلی عقاید باطلہ میں اوکلی تکفیر کرتے تھے اور خود انہو صاحب فرماتے ہیں کہ میں خوب طریقہ اوکلی جانتا ہوں اور
 یہ پاس اس باب میں اوکلی نوشتہ موجود ہیں اور یہ ہے اخیر اسکا کہ ارادہ کیا تھا میں نے اسکی ایراد کا فقط
 یہ ہی تمام ترجمہ ارشاد جناب آخوند صاحب علیہ الرحمۃ کا تنبیہ فعل الامر میں جو غور سے دیکھا جاوے تو ہتمام نہیں
 مدینہ کے نسبت قاضی صاحب غیرہ اور اوکلی اشال و اتہام اکابر شیعیان مخلصین باصفائے ظہور اُسوت و اقتدار
 ان بزرگوں کے ایسے ائمہ و مقتدیان دین سے تصور کرنے چاہیے کیونکہ خاص انکی ائمہ کی لمبی ہی قسم کے متفہم
 وجاہرین ملائین زمان سے بہت پیش آئی ہیں بلکہ باوصفیکہ وہ حضرات ان منافقین جاہ خواہ کی ہاتھوں
 کنارہ کش خانہ نشینی اور گوشہ گزینی میں بسر کرتے تھے لیکن انوارِ عظمت و جلال اور فضل و کمال اور ہمت و
 جہت اللہ اور شہادت و ہدایت نبی باہمی و دلی باوجود انکی سب کو شش الحفا اور مٹنے کے بغیر بے مضون ہدایت مشہور
 آیہ یٰرِیْدُوْنَ لِیُطْفِقُوا نُوْرًا اَللّٰہُ بِاَفْخَاہِمُہُمْ وَاللّٰہُ مَعِمُّ نُوْرًا وَلَوْ کَرِهَ الْکَافِرُوْنَ
 زمین سے آسمان تک روشن و آشکار رہتے تھے تو وہ منافقین اور حاسدین جاہ خواہ بجان و دل تاویج کھاتی تھے
 اور جلتے تھے چنانچہ ایک نمونہ اسکا حالات جناب امام محمد باقرین سے کہ زمانِ شہام بن عبد الملک کا ہے کہ وہ ملا علیہ
 جابرین ملا علیہ نبی ایسی ہی تھا مناسب مقام کے سوا وہ تھی جی طرح ان حضرت سے پیش آیا پر چند قصص و احوال لیکن
 حقیر فرمودت و تاسیب محل محضرا لکھد یا ہے کہ باسناد معتبر واضح ہے کہ جب آوازہ فضل و کمال اور ہمت
 غر و جلال امام باوصف گوشہ نشینی و اعتکاف اوس حب خدا کی اس ملعون کے کان میں پہنچی اور جناب زید
 بن حسن اور جعفر نواب جیسے حضرات اپنوں نے بھی زمانہ عدم ہدایت اور اوقات بغاوت میں امام کی طرف سے
 بگوئی اسی اوس ملعون کے کین اور جھوٹ جھوٹ باتیں زید مذکور نے لگائیں تو وہ شقی نہایت سوخت و کباب
 اور درپے ایذا و عقاب امام کے رہتا تھا اور انواع و قسم کی اذیتیں قید و حبس کے دیتا تھا لیکن جب قید
 میں ہی قیدی مرید و معتقد ہو گئے تو یہ خبر سنکر یہ شقی زیادہ جلتا اور قید سے باہر کرتا اور اور طریقے

تکلیف ظاہری و باطنی اور ذہنی قلبی بسا فی دینا چنانچہ جمیع ائمہ کو انواع و قسم کی جو تکلیفیں پہنچیں اور اس
قسم کی پوچھ رہی ہیں اور انکی شیعہ و منین مخلصین کو استواء انکی مشیائی میں کتب رجال ناچار دیکھنے سے بہرہ
ہو بہن غرض ان حضرت کو قید سے راکر کے دینے منورہ کو روانہ کیا اور رستہ میں ایک سرگردا علمی نصار بقول تھا
اور قابل ہونکی حضرت کے فیضانِ برکت سے ایمان لایا تو یہ شیعہ یہ خبر سنکر زیادہ ترادری سوخت کیا یہ اور کچھ نہ چلا تو سیک جا کیا
شہر میں بھی کہ لوگوں کو انوارین بلکہ حلیفہ صاحب طرف سے طریق حکم کے پونچا دینے معاذ اللہ ان حضرت اور انکی صاحبزادہ
حضرت ابو عبد اللہ نے توبہ توبہ نہ بھار اختیار کیا ہو جو کوشش عمران و دوں سپر ان ابوتراب کی ماتہ کچھ خبر بھی گمانے
سلام کریگا یا اسے مصافحہ کریگا تو خون اسکا ہڈی سے نیچے قاتل اس شخص کا قصاص میری ہو خون کا مگر بے پسر حلا ہی چہ
شہرین میں بیک فی یہ خبر پونچائی تو جب حضرت شہر کے دروازہ پر ارہو لوگوں نے یہ خبر سنکر دروازہ بند کر لیا یہاں تک
کہ گمانس نہ آپ کے دو ایک لئی ہی آپ کی ماتہ نہ بجا بلکہ معاذ اللہ سبب و شام مشیائی اور شہر کے دروازہ کی اندر نہ ہونے دیا اور
جواب با یہ نیتہ علم کے حق میں ہی معاذ اللہ کلمات ناسر الہی بالجلد انجام کو دان لہی ایک معجزہ ظاہر ہوا کہ جہاں تارک ہو
لگاتہ شہر کے لوگوں نے منت معذرت کی عفو چاہا جب یہ خبر شہام بد انجام کو پونچی تو اسو سنی دان کے پیر بزرگ کو جو اولیٰ ماصح
وسطی عفو چاہی کہ ہوا تھا شہید کر ڈالا اور انجام کو بعد ذکر امام کو بھی بعد چلیں زید مکر کے زہرے شہید کیا تو منین
خیال کر سکتی ہیں کہ مخلصین میں ائمہ ہرین و شیعہ خاص ہولا منین کو اس قسم کا تین تین نمانے بگاؤ فیسے نشانی اور
اس قسم کردات پونچی میں ملوثر استواء اقتدار ہی اپنے مقتدر سے بلکہ بصدق منصوصہ حق المومن کیفہ تکفیر
کو بھی تین تین کی کسی عین تصدیق ایمان مل تصور کریں ہین دیکھا کہ مومن الطاق جہاد سوسن خاص صاحب ایمان علیہا سلام
سائقین مخالفین شیطنت بلکہ شیطان الطاق یاد کرتے تھے اور یہی زیادہ سیرہ اشعث بن قیس صہبائہ و غیرہ صاحب کلام
از طاہر برد شہر جواب ہولا منین خود انکی جاب میں اور انکی شیعہ مخلصین کے حق میں موانی ذریات و اتباع کے کسر سہر زب
اور بد انجامی سے پیش تلی رہی لیکن کیا انجام پایا اور شہر کو ظاہر ہوا کہ زیادہ تر کیا پچھا پونگی - جہاں طغی صاحب و غیرہ اور
ہا میں جواب تاضی جہاں اتباع و مقتدیان اہم معصومین مظلومین علیہم سلام اس استواء اقتدار کی خط
و نصیب کو اپنے لئے کمال خوش نصیبی تصور کریں اور شکر پروردگار عالم بجاں دول بجالا دین کے
خام خدا ہستی الہی بلا میں پچھرتی ہر المہتم اھدق منالجا اھلیں تم الا خفا والاول فی الذات و تلویہ فی

صحت نامہ باب اول مجموعہ اعتقاد احسنہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۵	شہسوار بدر و حنین	یکہ تازی بدر و حنین
ایضاً	۷	خلفاء الہدات	خلفاء ہد تغالے
ایضاً	۸	خادم الطلباء	خادم الطلبة
ایضاً	۹	ثقلین - کل شین	بالثقلین - کل شین
۳	۹	علت نفسانی	علت ہوا نفسانی
ایضاً	۱۲	و غیر ہ	و غیر ہم
ایضاً	۲۱	انفی تارکم	انفی تارک
۵	۱۶	مصرحہ صدر	مصرح صدر
۷	۸	لشی عجاب	لشی عجاب
۱۰	۱۶	پیچ مینرز	پیچ سیرز
۱۱	۲۱	و غیر ہ	و غیر ہم
۱۶	۵	صلوۃ کو رکن عبادت گردانا	صلوۃ کو واجبہ عبادت سے گردانا
ایضاً	۶	ظاہر ہو کہ رکن عبادت	ظاہر ہو کہ کوئی وجہ بلکہ رکن عبادت
۱۷	۹	احادیث	بعض بعض احادیث بلکہ اکثر
۲۶	۱۶	و غیر ہ	و غیر ہم
۳۵	۳۵	حاشیہ کہین پہلے معنی فراہم ہو کہین چو، وغیرہ	کہین پہلے معنی فراہم ہو کہین چو بہت ہی درجہ بہت
۴۵	۱۶	سلفا	سلف
ایضاً	۱۷	اہون من نسج العنکبوت	اہون من نسج العنکبوت
۴۹	۲۱	مضووعۃ القلب	مضووعۃ القلب

